ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

مارچ 2017ء

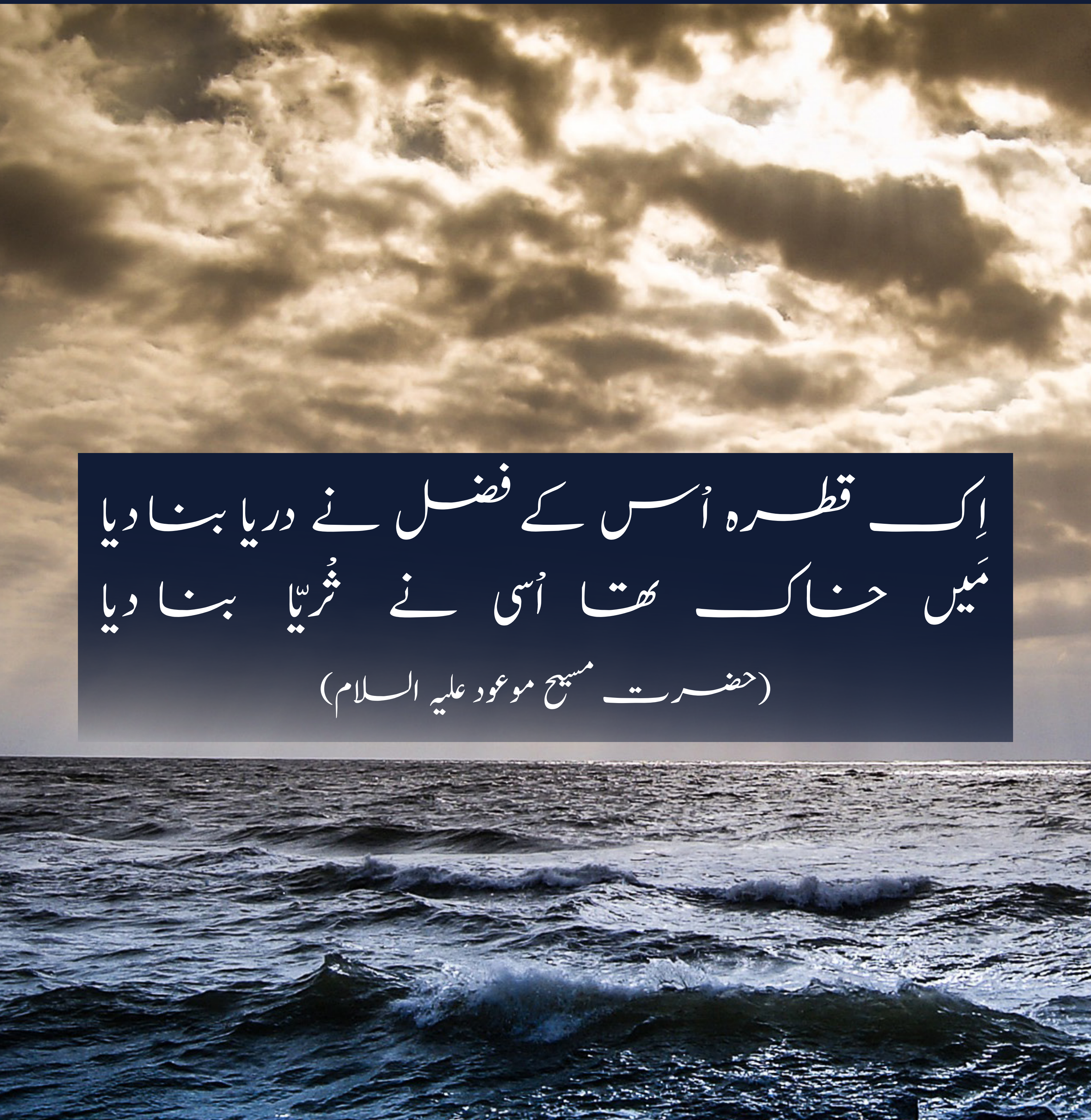

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثُریّا بنا دیا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

نماز کیا ہے؟

نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اُس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہوجائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اِسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔

کہ اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اِس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اِس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اِس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اُس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اُس پر گرے گی جو رقت پیدا کردے گی۔

(ملفوظات ۔ جلد دوم، صفحہ 615-616)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

مسیح موعودؑ نمبر

مارچ 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 3

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کا پُر معارف تذکرہ : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں	6
☆	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے ؟ ازمکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب	10
☆	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کبیر کا تعارف اور محاسن ازمکرم جمیل احمد بٹ صاحب	14
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	18
☆	حضور انور کا دورۂ کینیڈا 2016ء: عربوں کے ایمان افروز واقعات کی چند جھلکیاں ازمکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب	22
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک ازمکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	26
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	27
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا اور بعض دیگر	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ o

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ۃ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ o

(سورة الجمعة 62 :2-4)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْنَزَلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَء: وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْابِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مَّنْ هٰؤُلَآءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْمَرَّتَیْنِ اَوْثَلَاثًا۔ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب التفسیر، باب تفسیر سورة الجمعة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ”کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے“۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

(یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ۔ ... اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد، 20، صفحہ 180)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 307-306)

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

(ملفوظات۔ جلد سوم، جدید ایڈیشن، صفحہ 9)

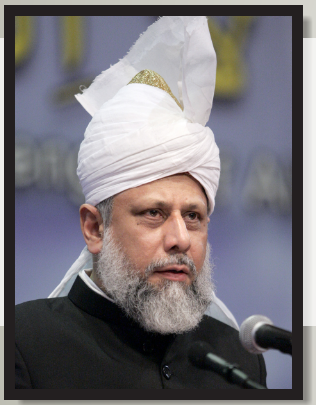

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مذہب بوجھ ہے اور یہ ان کی آزادی پر پابندی لگاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وما جعل علیکم فی الدین من حرج (سورۃ الحج 79:22) یعنی دین کی تعلیم میں کوئی تنگی کا پہلو نہیں رکھا گیا۔ دین کا تو مقصد ہی ہر قسم کی مشکلات سے بچانا ہے یعنی دینِ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے۔ بعض باتیں بظاہر چھوٹی لگتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کے نتائج انتہائی بھیانک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ فیشن کے نام پر ننگ مردوں اور عورتوں میں عام ہو رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اس کا اثر ہمارے بچوں پر بھی ہوگا۔ احمدی بچیاں ہیں جو سوال کرتی ہیں کہ کیوں ہم بھی ان ممالک میں غیر مسلم عورتوں جیسے کپڑے نہیں پہن سکتے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو دین پر عمل بھی کرنا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یورپ میں رائج عورتوں کی آزادی کی وجہ سے فسق و فجور ہر جگہ پھیل گیا ہے اور مرد بے لگام گھوڑوں کی طرح ہو گئے ہیں۔

فرمایا کہ آج کل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ایک بات کو سچ ثابت کرتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح ہماری نسلیں ان برائیوں سے بچ سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک بچی نے مجھے لکھا کہ بینک میں ایک اچھی نوکری ملنے کی امید ہے۔ اگر یہاں پر حجاب پہننے کی اجازت نہ ہو تو کیا میں حجاب کے بغیر نوکری کر سکتی ہوں۔ فرمایا کہ بہت سی احمدی خواتین کے ایسے ہی سوال ہوتے ہیں، ڈاکٹروں کے بعض کام باقاعدہ پردہ میں نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ریسرچ کرنے والیاں اگر ریسرچ کر رہی ہیں تو لیب والے کپڑے پہن سکتی ہیں۔ بینک کی نوکری کوئی ایسی نوکری نہیں ہے جس سے انسانیت کی خدمت ہو رہی ہو۔ عام نوکری کے لئے حجاب اتارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کے لئے حیادار لباس ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام مخالف طاقتیں آزادیء اظہار کے نام پر بڑی کوشش کر رہی ہیں کہ مذہب کی تعلیمات کو ایک طرف رکھ دیا جائے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں حقیقی مذہب کی خدمت کی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی جماعت کو سونپی گئی ہے۔ ہم نے لڑائی نہیں کرنی۔ لیکن حکمت کے ساتھ اُن سے نبٹنا ہے۔ ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد بھی فرمائے۔ اگر ہم سچائی پر قائم ہیں اور یقیناً ہیں تو ایک دن ہم کامیاب ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں ہے بلکہ نفس کا جہاد ہے۔ اس لئے مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو ملکی خدمت کے لئے آگے بڑھنا چاہئے اور جب یہ ہوگا تو خود بخود ان شیطانی طاقتوں کا منہ بند ہو جائے گا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے۔ اگر ہم نے اپنی مذہبی تعلیمات کو قائم نہ رکھا تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ان ترقی یافتہ قوموں کی ترقی میں ہی ہماری کامیابی ہے۔ اب جو ان کے اخلاق کی حالت ہے وہ ان کے زوال کی طرف لے جا رہی ہیں۔ اس لئے اب انسانی ہمدردی کے تحت ہمیں ان کی راہنمائی کرنی ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی پردہ کی تعلیم کو تفصیل سے بیان کیا کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے پردہ کے لحاظ سے اسلام نے کیا کیا احکامات جاری کئے ہیں اور ان احکامات میں کیا حکمت ہے۔ پس ہر قسم کی بے پردگی سے بچیں۔ مثلاً مرد و عورت جو نامحرم ہیں وہ آپس میں دوستی سے بچیں۔ غضِ بصر سے کام لیں اور عورتیں پردہ کا خیال رکھیں۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ اللہ کرے کہ ہم سب حیا کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے اور اسلامی احکام کی ہر طرح سے پابندی کرنے والے ہوں۔ آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جنوری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کہ نماز کی فرضیت کے متعلق ہم سب جانتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ حدیث میں ہے کہ نماز کو ترک کرنا انسان کو کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

اسی طرح فرمایا کہ بچوں کو 7 سال کی عمر میں نمازوں کی تلقین کرو اور 10 سال کی عمر تک ان کو اس کا پابند کرو۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر والدین ہی نماز میں باقاعدہ نہ ہوں تو بچوں پر برا اثر پڑے گا۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادقؑ کو بھیجا ہے جنہوں نے نماز کی حقیقت سے ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو مانیں لیکن بنیادی عبادات مثلاً نماز وغیرہ میں کمزوری دکھائیں تو ہم کس

طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ حقیقی طور پر ہم احمدی ہونے کا حق اُس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں سے روحانی مزہ اٹھانا شروع کر دیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز میں لذت کے متعلق فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی کو جب مزہ حاصل نہیں ہوتا تو وہ شراب پیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو نشہ آ جاتا ہے۔ ایک عقلمند شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز میں دوام یعنی باقاعدگی پیدا کرے یعنی کہ پڑھتا جائے اور چھوڑے نہیں یہاں تک کہ روحانی حظ حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ ایک خلوص اور جوش کے ساتھ اس میں لگا رہے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ لذت حاصل ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے ٹارگٹ رکھا ہے کہ اپنی نمازوں کو اس روحانی درجہ پر لے جائیں کہ یہ روحانی سرور حاصل ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز باجماعت کی اہمیت بھی عیاں کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نماز باجماعت میں خدا تعالیٰ نے زیادہ اجر رکھا ہے۔ اس سے مومنین میں وحدت بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے انوار بھی جذب کرتے ہیں یعنی کمزور ایمان والے دوسروں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حضور انور نے پاکستان کے خدام احمدیوں کو خصوصاً اور عام احمدیوں کو عموماً نصیحت فرمائی کہ کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے نمازوں میں پابندی ضروری ہے۔ وہ احمدی جو ہجرت کر کے باہر کے ملکوں میں آ گئے ہیں اُن کو خاص طور پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے نمازوں میں پابندی اختیار کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ تم بے شک میرے حقوق ادا نہ کرو چونکہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا ہے اس لئے تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر ایسا رویہ ہے تو یہ تو خدا تعالیٰ کا امتحان لینے والی بات ہے۔

اسی طرح حضور انور نے فرمایا کہ نظام جماعت کو نماز کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے اور دوسری ترجیحات مثلاً مالی نظام کی نسبت نمازوں کی طرف زیادہ توجہ دلانی چاہئے۔ اگر نمازوں میں لوگ پابند ہو جائیں تو مالی نظام تو ایک طرف باقی شعبہ جات بھی خود بخود درست ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے حالات میں جب جنگ کا خطرہ ہے تو بہت لوگ لکھتے ہیں کہ کیا ہوگا؟ اور ایسے حالات میں کیا کریں؟ فرمایا کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدائے ذوالعجائب سے پیار کرنا ہوگا اور اُس کا یہی طریق ہے کہ اپنی نمازوں میں پابند بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مغربی ممالک میں آ کر بعض احمدی بھی اِدھر کے لوگوں کی طرح خدا کو بھول جاتے ہیں یا گمان کرتے ہیں کہ ہم دو تین نمازیں بھی پڑھ لیں تو ہم بہتر ہیں۔

فرمایا کہ ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ اسلام کی مکمل تعلیم پر عمل کریں اور اسی طرح ہم اپنے آپ کو برائیوں سے دور رکھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد دیگر اقتباسات بھی پیش کئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے، ہم کبھی سستی نہ دکھائیں، ہماری نمازوں میں اللہ تعالیٰ ایک روحانی لذت پیدا کر دے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جنوری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کہ گزشتہ خطبہ میں نماز کی طرف توجہ دلائی گئی تھی جس کے بعد احمدیوں کے بہت سے خط موصول ہوئے جس میں انفرادی طور پر اور ذیلی تنظیموں نے بھی اپنی اصلاح کا وعدہ کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر چیز کے اعلیٰ نتائج کے لئے مستقل مزاجی ضروری ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ کام کے شروع میں بہت جوش ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ سستی پیدا ہوتی ہے۔ نظام کو کبھی سست نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جماعت کے افراد کی اصلاح اس پر منحصر ہے۔ اس لئے عبادت کے پہلو میں مستقل ترقی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کو نماز کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ غصہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انسان اور خدا کا معاملہ ہے۔ ان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک نماز بندہ اور خدا کا معاملہ ہے لیکن توجہ دلانا بہر حال نظام کا کام ہے۔ گھروں میں بیویوں کا کام ہے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ اس لئے ایسی سوچ بہر حال غلط ہے کہ نماز بندے اور خدا کا معاملہ ہے اس لئے اس کی طرف توجہ نہ دلائی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بعض ایسی فقہی باتیں نماز کے متعلق پیش کروں گا جن کے بارہ میں لوگ پوچھتے ہیں۔ مختلف فرقوں سے لوگ جماعت میں داخل ہوتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور حکم و عدل ان باتوں کا فیصلہ کیا ہے۔ مثلاً رفع یدین کی بات ہے یعنی ہر رکعت میں ہاتھ کانوں کو لگانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور حدیث میں بھی دونوں طریق ملتے ہیں۔ اگر کوئی کرے تو لڑنے کی ضرورت نہیں۔ مگر خود اس کو باقاعدہ طور پر نہیں اپنایا۔ پھر فاتحہ خلفِ امام ہے یعنی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے باقاعدہ طور پر ثابت ہے کہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ لیکن یہ بھی فرمایا اگر کوئی خاموشی سے تلاوت سنے اور نہ پڑھے تو اس کی بھی نماز ہو جاتی ہے۔ رکوع اور سجود چونکہ انکساری اور تذلل کے مقام ہیں اس لئے اِن میں قرآنی دعاؤں کو نہیں پڑھنا چاہئے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رکوع میں اگر کوئی شامل ہو جاتا ہے تو اُس کی وہ رکعت ہو جاتی ہے۔ اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے اور ایسا شخص آ جائے جس نے ظہر نہیں پڑھی تو اسے ظہر پہلے پڑھنی چاہئے۔ یعنی نمازوں کی ترتیب برقرار رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ اگر معلوم نہ ہو اور وہ جماعت میں شامل ہو جائے تو اس کی بھی وہی نماز ہوگی جو امام پڑھا رہا ہے۔ اور جو رہ گئی ہے وہ پھر بعد میں پڑھ لے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنتیں گھر پر پڑھتے تھے اس لئے بعض لوگوں نے سمجھ لیا کہ شاید سنتیں پڑھنا ضروری نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضور علیہ السلام گھر پر سنتیں ادا کرتے تھے۔ اس کی گواہی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے اشخاص نے بھی دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جو آپ کی تکذیب وتکفیر کرتے ہیں اور اسی طرح جو لوگ خاموش ہیں یعنی نہ تصدیق کرتے ہیں اور نہ تکفیر، اُن کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے الجزائر کی جماعت کے لئے دعا کی درخواست کی جہاں پولیس اور حکومت کی طرف سے احمدیوں پر جھوٹے مقدمے درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اُن کے شر سے بچائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشادات کی روشنی میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کا پُر معارف تذکرہ

خدا تعالیٰ سے ایک سچا تعلق جوڑو اور جماعت کے ہمیشہ وفادار بنو

مکرم انیس احمد نفیس صاحب، ربوہ

حضرت مسیح موعودؑ کا مشن اور بعثت کا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء میں فرماتے ہیں:

”ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن اور بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا نہیں تھا۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور اعمال کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے اس چیز کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ بندے کا ایک دوسرے کے حق ادا کرنا بھی ایک مقصد ہے اور یہ سب باتیں اعمال پر منحصر ہیں۔ نیک اعمال بجا لا کر خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا ہوتا ہے اور بندوں کا بھی حق ادا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا تھا، پہلے بھی میں کئی دفعہ یہ چیزیں بیان کر چکا ہوں۔ فرمایا کہ ”یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔“

(ملفوظات۔ جلد 1 صفحہ 48۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 31 جنوری 2014ء، صفحہ 5)

دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2015ء میں حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے کے حوالے سے فرماتے ہیں:

”اس زمانے میں اس حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی اسلام کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور اسلام کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے ممد و معاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی کے پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر ہی رہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2 اکتوبر 2015ء صفحہ 5)

اسلام کی تجدید نو

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2012ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام ”اسلام کی تجدید نو“ کے آغاز کے حوالے سے فرماتے ہیں:

”پس اسلام کی تجدید نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ چاہے یہ تائیدات کے نظارے افریقہ کے جنگلوں اور شہروں میں ہوں یا صحراؤں میں ہوں یا دور دراز جزائر میں ہوں، عرب دنیا میں ہوں یا ایشیا میں ہوں۔ امریکہ اور یورپ کے عوام کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچا کر ان کے شبہات دور کرنے سے تعلق رکھتے ہوں یا یورپ اور امریکہ کے ایوانوں میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا لوہا منوانے سے تعلق رکھتے ہوں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم جنوری 2013ء، صفحہ 5)

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے نشانات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں یہ ایک اصولی بات بڑی واضح طور پر فرمائی کہ اصل مقصد، یہ نشانات جو بھی ظاہر ہوئے یا ہو رہے ہیں یا آئندہ ہوتے رہیں گے، ان کا مقصد یہ ہے کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت کو دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ نشانات جہاں غیروں کے اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں کہ آپ ہی وہ جری اللہ ہیں جن کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 مارچ 2014ء صفحہ 5)

امن و آشتی کے پیغام کو ہر جگہ پہنچا دیں

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2002ء میں اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”پس آج ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اسلام کی جو تصویر، جو تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچی ہے اور دی ہے اس کو لے کر اسلام کے امن اور آشتی، صلح اور صفائی کے پیغام کو ہر جگہ پہنچا دیں اور دنیا میں یہ منادی کریں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اپنی حسین تعلیم سے دنیا میں پھیلا ہے۔ اور اپنوں کو جو آنحضرت ﷺ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر رہے ہیں، یہ پیغام دیں کہ تم کس غلط راستے پر چل رہے ہو۔ ان کو سمجھائیں، ان کے لئے دعائیں کریں کیونکہ یہ لوگ بھی اَنَّھُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ کے زمرہ میں ہیں۔ دنیا کو باور کرانے کی ضرورت ہے کہ اسلام کی ترقی آپؐ کے زمانے میں بھی اس فانی فی اللہ کی دعاؤں کا نتیجہ تھی اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ آپؐ کے عاشق صادق اور غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور اسلام کے صحیح تصور کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی نتیجہ میں ہوگی۔ انشاء اللہ۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 15 اگست 2003ء صفحہ 7)

حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ بھی مشعل راہ ہے

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 18 ستمبر 2015ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تجدید دین کے لئے بھیجے جانے کے ضمن میں فرماتے ہیں:

’’اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے ہمیں دین کی اصل کو، اس کی بنیاد کو، اس کی حقیقی تعلیم کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور بدعات اور غلط روایات کو دور کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پس اس زمانے میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوۂ حسنہ کا حقیقی نمونہ ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بھی مشعل راہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں روایات پہنچائیں۔ پرانے احمدیوں میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے بزرگوں سے بعض واقعات اور روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں براہ راست سنی ہوں گی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور آپ علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔9 اکتوبر 2015ء صفحہ 5)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 24 اکتوبر 2008ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مصرعہ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی اولاد کی آمین پر کہا گیا ایک طویل منظوم کلام ہے یا ایک کہی گئی نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہے اور ان فضلوں کے ذکر کے ساتھ ہر بند اس طرح بند ہوتا ہے یا اس کے آخر پر اس طرح مصرعہ آتا ہے کہ

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یعنی پاک ہے وہ جس نے میرے دشمنوں کو پکڑا یا انہیں ذلیل ورسوا کیا۔ اس کلام کا ایک شعر یہ بھی ہے کہ

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی جو بارش برسائی وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آج آپؑ کی وفات کے سو سال گزرنے کے بعد بھی اپنے فضلوں سے ہر آن آپؑ کی جماعت کو نواز رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوازتا رہے گا اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی منادی کرتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اس یقین پر قائم فرما گئے ہیں کہ یہ فضل جو تم پر برستے ہیں اور برستے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ آخری نتیجہ تک پہنچیں گے۔ ہاں راستے کی روکیں آتی رہیں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے دور بھی فرماتا رہے گا اور ترقی کرتے چلے جانا اور آگے بڑھتے چلے جانا اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا مقدر ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔14 نومبر 2008ء، صفحہ 5)

واضح اور روشن نشانات جماعت دیکھے گی

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء میں حضرت مسیح موعود کے روشن نشانات ظاہر ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’یقیناً دشمن پر غلبہ پانے کی جو دعا ہے یہی اوّل دعا ہے اور الٰہی جماعتوں سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ غلبہ اُنہی کو حاصل ہوتا ہے۔ فتوحات انہی کی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی متعدد مرتبہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور فتوحات کی اطلاع دی اور غلبہ کی خبر دی اور ہمیں یقین ہے کہ اس کے واضح اور روشن نشانات بھی جماعت احمدیہ دیکھے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے آثار بھی ہم دیکھ رہے ہیں بلکہ ہر سال باوجود مخالفت کے لاکھوں کی تعداد میں بیعت کر کے جو لوگ احمدیت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں اور اُن ملکوں میں بیعتیں ہو رہی ہیں جہاں مخالفت بھی زوروں پر ہے تو یہ سب چیزیں ترقی اور فتوحات ہی ہیں جس کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔4 جنوری 2013ء، صفحہ 5)

روزِ جزا پر ایمان اور یقین رکھیں

حضور انور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ’’جزا سزا یقینی امر ہے‘‘ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

پس آپ لوگ جو یہاں آئے ہیں جب دین کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں تو پھر ہمیشہ سچائی کو قائم کریں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور روزِ جزا پر ایمان اور یقین رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جزا سزا یقینی امر ہے۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ جلد اوّل صفحہ 460 حاشیہ نمبر 11) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپ نے اس کی مزید وضاحت فرمائی ہے۔ پس جب یقینی امر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزار کر بہتر جزا کیوں نہ حاصل کی جائے؟ کیوں دنیاوی خواہشات کے لئے انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنے۔ بہرحال یہ ایک اور مضمون ہے۔ لیکن خلاصہ یہ کہ روزِ جزا کو سامنے رکھنے والا اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان رکھنے والا بھی ہے اور شہید بھی۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔4 جنوری 2013ء، صفحہ 8)

اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق جوڑو

اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق جوڑنے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ارشاد کی روشنی میں حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 24 اکتوبر 2008ء میں فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔ اور اُن کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اُن کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 2، صفحہ 710۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ ایسا تعلق پیدا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا نشان دکھانے والا بنائے اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے والا بنائے۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی ہم اس روح کو پھونکنے والے ہوں کہ خدا تعالیٰ سے ایک سچا تعلق جوڑو اور جماعت کے ہمیشہ وفادار ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہو تو اس کی قدر کرو۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں میں بھی ایمان قائم رکھے اور بڑھاتا چلا جائے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔14 نومبر 2008ء، صفحہ 5)

ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرو

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر کے حوالے سے مومنوں کو ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پھر مومن ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں اور صرفِ نظر کرنے والے ہیں۔ پھر مومن عاجزی دکھانے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 18)

عاجزی دکھاؤ گے ہر ایک سے کمتر اپنے آپ کو سمجھو گے تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن سکو گے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 29 نومبر 2013ء، صفحہ 7)

قوت عملی کو مضبوط کرنے کی ضرورت

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء میں معاشرے، ذیلی تنظیموں اور جماعت کو اپنا کردار عملی اصلاح کے حوالے سے ادا کرنے پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پس ہمیں اپنی عملی اصلاح کے لئے ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، ان باتوں کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، قوت عملی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور ہماری جو صلاحیتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو طاقتیں ہمیں دی ہیں وہ زنگ لگ کے ختم نہ ہو جائیں۔۔۔۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 1، صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا، اپنی قوت ارادی کو دعا کے ذریعہ سے مضبوط کرنا ہے اور قوت کا خرچ کرنا، قوت ارادی اور قوت عملی کا اظہار ہے۔ جب یہ اظہار اعلیٰ درجہ کا ہو جائے تو یہی ایمان ہے اور پھر بندہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اُس کی رضا کے حصول کی طرف توجہ رہتی ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 31 جنوری 2014ء، صفحہ 7-8)

اتفاق واتحاد کے معیار قائم کرنے کی ضرورت

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍اپریل 2013ء میں جماعت احمدیہ کو اپنے اندر اتفاق اور اتحاد کے ترقی دینے اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پس صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وقت ہی اتحاد اور اتفاق کو ترقی دینے کا وقت نہیں تھا بلکہ آج بھی جبکہ ہم بہت بڑا دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ اس ملک کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیں گے، سب سے پہلے اپنے اندر اتفاق و اتحاد کو ترقی دینے اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر تمام عہدیداروں اور ہر فرد جماعت نے اکائی بننے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو مسجد اور خانہ خدا کا حق ادا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسجد کی خوبصورتی اس وقت کام آ سکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی خوبصورتی نظر آئے۔ جب ہر احمدی کے قول و فعل میں عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار کے جذبات نظر آئیں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26؍اپریل 2013ء، صفحہ 6)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ آٹھویں شرط بیعت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پھر آٹھویں شرط یہ ہے کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ عزیز تر سمجھے گا۔‘‘

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک ایسا عہد ہے کہ جماعت کا ہر وہ فرد جس کا جماعت کے ساتھ باقاعدہ رابطہ ہے، اجلاسوں اور اجتماعوں میں شامل ہوتا ہے وہ اس عہد کو بار بار دہراتا ہے۔ ہر اجتماع اور ہر جلسہ وغیرہ میں بھی بینرز لگائے جاتے ہیں اور اکثر ان میں یہ بھی ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیوں اس بات کو اتنی اہمیت دی گئی ہے، اس لئے کہ اس کے بغیر ایمان قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ اس پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے اس کے حصول کے لئے ہر وقت، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کا فضل ہی ہو تو یہ اعلیٰ معیار قائم ہو سکتا ہے تو ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہیں۔ ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ اس طرح حکم فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ:

اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

(سورۃ البینۃ 6:98)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24 اکتوبر 2003ء، صفحہ 8)

حضرت مسیح موعودؑ کی اسلام کی ترقی کے لئے تڑپ

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 18؍ستمبر 2015ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کی ترقی کی تڑپ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء سے ہی اسلام کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے کہ مسلمان اپنی عملی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے، نمازیں پڑھنا ہے۔ اس لئے آپؑ نے قادیان کے رہنے والے جو مسلمان تھے ان کے لئے ایک انتظام فرمایا کہ وہ مسجد میں آ کر نماز پڑھا کریں۔ اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ غیر احمدیوں کو جواب دیتے ہوئے جو یہ کہا کرتے تھے، اُس وقت بھی الزام لگاتے تھے اور آج بھی الزام لگاتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نئی شریعت لے آئے تو ان کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دے رہے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ احمدیہ کے قیام سے پہلے یہاں کے لوگوں کی حالت دیکھ کر کہ وہ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے خود آدمی بھیج بھیج کر ان کو مسجد میں بلوانا شروع کیا (اب مسلمانوں میں اعتراض کرنے والے تو ہیں لیکن آج بھی اور ہمیشہ سے یہ اکثریت کی حالت ہے کہ نماز کی طرف توجہ کم ہے تو آدمی بھیج کر لوگوں کو بلوانا شروع کیا۔) تو لوگوں نے یہ عذر کرنا شروع کر دیا (کیونکہ زیادہ تر زمیندار پیشہ تھے غریب لوگ تھے) کہ نمازیں پڑھنا امراء کا کام ہے۔ (امیروں کا کام ہے، ہمارا نہیں) ہم غریب لوگ کمائیں یا نمازیں پڑھیں۔ (مزدوری کریں یا پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے رہیں گے۔) کہتے ہیں کہ اگر نہ کریں گے تو بھوکے

رہیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے یہ انتظام کیا کہ ٹھیک ہے تم نماز پڑھنے آیا کرو ایک وقت کا کھانا تمہیں مل جایا کرے گا۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد چند دن کھانے کی خاطر پچیس تیس آدمی مسجد میں نماز کے لئے آجایا کرتے تھے مگر آخر میں سست ہو گئے اور صرف مغرب کے وقت جس وقت کھانا تقسیم ہوتا تھا، اس وقت آجاتے تھے۔ آخر پھر یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9 اکتوبر 2015ء، صفحہ 7-8)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے لوگوں پر اثرات

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے لوگوں پر اثرات کے حوالے سے فلسطین کی ایک خاتون کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فلسطین کی ہماری ایک خاتون ہیں، وہ کہتی ہیں کہ مروجہ طرزِ فکر کے زیر اثر میرا بڑا پکا ایمان تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور امت کو دیگر اقوام کی غلامی سے تلوار کے زور پر آزاد کروائیں گے۔ نیز تلوار کے زور سے ہی جبراً لوگوں کو اسلام میں داخل کریں گے۔ لٰہذا مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس دن کا انتظار تھا۔ پھر جماعت سے میرا تعارف ہوا اور یہ تعارف میرے دیور کے ذریعہ ہوا جو نہ صرف جماعت کے بارہ میں میرے ساتھ اکثر بات چیت کرتے تھے بلکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب اور لٹریچر بھی بھیجتے رہتے تھے۔ اُن کتب میں مجھے بے مثل اور انمول موتی ملا۔ ایسے معارف کا مطالعہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا۔ ایسی بلاغت اور اعجاز سے بھرپور عربی کلام جس میں علم و معرفت کے ہیرے رکھ دیئے گئے ہوں میرے لئے بالکل نیا تھا۔ ایسے جواہر پاروں کے مطالعہ سے ہی قاری کا خدا سے تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مکمل اطمینان ہونے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 مارچ 2014ء، صفحہ 5)

حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کا ایک واقعہ

حضور انور خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ اکتوبر 2015ء میں خوابوں کے ذریعے لوگوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح نشان دکھاتا ہے، کس طرح پکڑ پکڑ کر لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں لاتا ہے تو حیرت ہوتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ایک دفعہ ذکر ہوا کہ لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اسے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت بتایا گیا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ وہ ایک فقیر کا مرید تھا جو داتا گنج بخشؒ کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس شخص نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس فقیر نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا۔ درباروں میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی وہاں آ گیا۔ اس نے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ یعنی خدا تعالیٰ سے ہمیں بھی پوچھ لینے دو کہ سچائی کیا ہے؟ دوسرے دن اس نے بتلایا کہ خدا نے کہا کہ مرزا مولیٰ ہے۔ پہلے فقیر نے اس پر کہا کہ مولانا کہا ہوگا۔ وہ تیرا اور میرا ہم جیسے سب کا مولیٰ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج کل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے۔ وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو، مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا جس نے حضور علیہ السلام کے ردّ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تُو ردّ لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 6 نومبر 2015ء، صفحہ 6)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جملہ قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک ضروری تصحیح

احمدیہ گزٹ کینیڈا جنوری 2017ء کے صفحہ 11 کے پہلے کالم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے حوالہ سے ایک عبارت یوں درج تھی۔ ''مسرور میں نے رات رؤیا میں دیکھا ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے رویاء نہیں دیکھی تھی بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بلا کر یہ فرمایا تھا کہ تم غانا جارہے ہو۔ تم جہاں قدم رکھو گے زمین خزانے اگلے گی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درستگی فرمالیں۔

مدحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

کہیں رائج نہیں وہ لفظ دنیا کی زبانوں میں
جو مدحت مہدئ دوراں کی خوبی سے بیاں کردیں

سلام اُس فارسی الاصل ہندی شاہزادے پر
ثریّا سے جو ایماں لا کے تزئینِ جہاں کردیں

سلام اس ساقئ کوثر کے روحانی تسلسل پر
عیاں جس کی صداقت یہ زمین و آسماں کردیں

سلام ان عجز کی روحوں پہ تقویٰ کے مراحل پر
جو اک خلوت نشیں کو مہدئ آخر زماں کردیں

سلام ان نیم وا آنکھوں پہ رحمت بار نظروں پر
کبھی گھائل کریں دل کو کبھی تحلیلِ جاں کردیں

سلام ہوشیار پور کے چلّہ کش بیدار عابد پر
یہی دل کی تمنا ہے تصدّق اس پہ جاں کردیں

سلام ان پر جنہیں ملتے تھے دسترخوان کے ٹکڑے
وہ وسعت دے کے لنگر کو برائے کُل جہاں کردیں

وہ سلطان القلم معجز بیاں انفاخِ قدوسی
مسیحائی سے جو مُردوں کو زندہ جاوداں کردیں

وہ، برکت جن کے کپڑوں سے ملے شاہانِ عالم کو
وہ جس بستی میں رہتے ہوں اُسے دارالاماں کردیں

ہوا ہے منعکس نورِ محمدؐ جن کے پیکر میں
زمیں کو برکتیں دیں اس قدر جنت نشاں کردیں

وہ جس دل میں بھی دیکھیں پیار سے سب خارِ غم چن لیں
جو گل ہو اپنے دامن میں وہ نذرِ دوستاں کردیں

کبھی آدمؑ، کبھی موسیٰؑ، کبھی یعقوبؑ و ابراہیمؑ
تصور میں بھی وہ مہتاب آکر شادماں کردیں

نہایت عزم سے دل پر سہا ہر وار دشمن کا
یہی دُھن تھی نمایاں دینِ حق کی عزّ و شاں کردیں

ہدایت دی ہمیں کہ گالیاں سُن کر دعائیں دیں
جو دل کا بوجھ بڑھ جائے خدا کو درمیاں کردیں

دعا ہے تخم ریزی کرنے والے باغ کے مالی
ہم اس دنیا کے ہر ذرّے کو رشکِ گلستاں کردیں

یہی رستہ ہے جو بندے کو خالق سے ملاتا ہے
اسی خواہش سے سر کو وقفِ سنگِ آستاں کردیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے

مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ

عالم اسلام مسیحا کی تلاش میں

وقت تھا وقتِ مسیحا، نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ۔ (سورۃالروم۔30: 42)

ترجمہ: (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہوگیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:

”اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں، زمین بالکل مر چکی ہے۔ یہ زمانہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم: 42) کا مصداق ہوگیا ہے جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔ جنگل سے مراد مشرک لوگ اور بحر سے مراد اہلِ کتاب ہیں۔ جاہل و عالم بھی مراد ہوسکتے ہیں۔ غرض انسانوں کے ہر طبقہ میں فساد واقع ہوگیا ہے جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو۔ دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ روحانیت باقی نہیں رہی اور نہ اس کی تاثیریں نظر آتی ہیں۔ اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا ابتلا ہے۔ خدا پرستی اور خدا شناسی کا نام و نشان مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نورِ نبوت کا نزول ہو اور مستعد دلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو۔ اُس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نور کو نازل کیا ہے۔“ (ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 714)

حضورؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

پھر مولیٰ کریم ارشاد فرماتا ہے:

أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ (سورۃ النمل 27: 64)

ترجمہ: (بتاؤ تو) خشکیوں اور سمندروں کی مصیبتوں میں کون تم کو نجات کی راہ دکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے خوشخبری کے طور پر ہواؤں کو بھیجتا ہے۔

اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ایسی رَو چلا دی تھی کہ تمام کے تمام لوگ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں یہ تسلیم کرنے لگ گئے تھے کہ یہ زمانہ مہدی اور مسیح کا محتاج ہے چنانچہ:

1۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک دفعہ ممالکِ اسلامیہ کی سیاحت کی تو اس کے بعد انہوں نے اپنے سفر کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:

ممالکِ اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔

(اہلحدیث 26 جنوری 1912ء)

2۔ مارس انڈس۔ یورپ کا ایک مفکر تھا وہ ایک دفعہ اسلامی ممالک کی سیاحت کے لئے گیا تو اس نے بعد میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ:

”دمشق، بیروت، بغداد، مکّہ، تہران، قاہرہ اور ان کے ساتھ لندن اور واشنگٹن بھی ایک پیغمبر کے انتظار میں ہیں جو سماجی مقصد و اصلاح کا جھنڈا لے کر کھڑا ہو۔“

(بحوالہ رسالہ نگار لکھنو جنوری و فروری 1951ء)

3۔ میکنزی۔ یورپ کا ایک پروفیسر تھا اس نے ایک کتاب ”انٹروڈکشن ٹو سوشیالوجی“ میں اس امر پر بحث کرتے ہوئے کہ کامل انسانوں کے بغیر سوسائٹی معراجِ کمال تک نہیں پہنچ سکتی لکھا کہ:

”ہمیں بھی ترقی کے لئے ایک مسیح کی ضرورت ہے۔“

(بحوالہ مکاتیبِ اقبال، صفحہ 462۔463)

4۔ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بڑی بے تابی کے ساتھ لکھا کہ:

”حساب کی رُو سے مہدی کا ظہور تیرھویں صدی کے شروع میں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گزر گئی اور مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور چار یا چھ برس کے اندر اندر مہدی ظاہر ہو جائیں۔“

(اقتراب الساعۃ، صفحہ 21)

5۔ علّامہ اقبال نے بھی اسی حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا کہ:

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَا اِلٰــــــہَ اِلَّا اللّٰہ

(ضربِ کلیم)

6۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ:

”اکثر لوگ اقامتِ دین کی تحریک کرنے کے لئے کسی ایسے مردِ کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو اُن میں سے ایک ایک شخص کے تصورِ کمال کا مجسمہ ہو اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں۔ کوئی پہلو کمزور نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختمِ نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے تو اس کی زبان گُدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں۔“

(ترجمان القرآن۔ دسمبر و جنوری 43۔1942ء صفحہ 406)

7۔ مولانا شکیل احمد سہسوانی کہتے ہیں کہ:

دینِ احمدؐ کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے
قہر ہے اے مرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے؟
عالم الغیب ہے، آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہیں ملتِ اسلام کا نقشہ کیا ہے
کس لئے مہدیِ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسیٰ کے اُترنے میں خدایا کیا ہے

رات دن فتنوں کی بارش کی طرح ہے بوچھاڑ
گر نہ ہو تیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے ؟

(الحق الصریح فی حیات المسیح ،مطبوعہ 1309 ہجری، صفحہ 133)

مسلمانوں کی حالتِ زار

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ میں مسلمانوں کے جن حالات کی خبر دی وہ آپ ؐ نے یوں بیان فرمائی ہیں:

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃؓ قَالَ کُنَّا جُلُوْساً عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ حَتّٰی سَأَلَ ثَلَاثاً وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعۃ باب قولہ' وآخرین منھم لما یلحقوا بھم)

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فضل فارس)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہنچے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا۔ اُس وقت ہم لوگوں میں حضرت سلمان فارسیؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا:

اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا۔ یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ اشخاص یا ایک شخص اس کو واپس لے آئیں گے۔

(یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ کا درجہ پائیں گے)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاؤُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔

(مشکوۃ۔ کتاب العلم ،الفصل الثالث، صفحہ 38، کنزالعمال کتاب الفتن صفحہ 6 / 43)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اُن میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اُن میں ہی لوٹ جائیں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

یعنی اسلام کا مغز لوگوں میں باقی نہیں رہے گا اور قرآنِ کریم کے مطالب کسی پر روشن نہیں ہوں گے ان کی عبادتیں اخلاص سے خالی ہوں گی اور ان کے دماغ قرآنی معارف کو سمجھنے سے عاری ہو جائیں گے۔

آج عالمِ اسلام کے لیڈر اور مفکرین یہ اقرار کرتے ہیں کہ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس میں ایمان مفقود ہے اور حقیقی مسلمان آج دنیا میں نہیں ملتا اور ہمیں مامور من اللہ کی ضرورت ہے۔

مشہور صوفی خواجہ محمد سلیمان تونسوی صاحب فرماتے ہیں:

''اگر بالفرض اس زمانہ میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تو اس زمانہ کے لوگوں کو کافر کہتے۔ اس لئے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے شریعت کی پیروی چھوڑ دی ہے۔''

(نافع السالکین، صفحہ 57)

اس زمانہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے شاعرِ مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کہتے ہیں:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

(بانگ درا، صفحہ 159)

اسی طرح اس زمانہ کی حالت بیان کرتے ہوئے مولانا الطاف حسین حالی کہتے ہیں:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اِک اسلام کا رہ گیا نام باقی

مفکرِ احرار چوہدری افضل حق صاحب کہتے ہیں:

''اگر پہلی صدی ہجری کا کوئی مسلمان کسی طرح زندہ ہو کر موجودہ ہندوستان میں آئے تو وہ فوراً پکار اُٹھے۔ کہ یہاں کے اسی فیصد مسلمان کافر ہیں۔ اور انہوں نے محض سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر اپنے آپ کو مسلمان کہلانا شروع کر دیا ہے۔''

(پاکستان اور اچھوت، صفحہ 19)

مفکر، مصنف، ادیب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کہتے ہیں:

''آج دنیا پھر تاریک ہے وہ روشنی کے لئے پھر تشنہ ہے۔... اور پھر اسے بھول گئی ہے جس کی تلاش میں بار بار نکلی تھی۔ اس کا وہ پرانا دکھ جس کے علاج کے لئے خدا کے رسول نے آہ وزاری کی اور جس کو چھٹی صدی عیسوی میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں سے آخری مرہم نصیب ہوا آج پھر تازہ ہو گیا ہے جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جہالت نے پھیلائی جب کہ اسلام کا ظہور ہوا ویسی ہی تاریکی آج تہذیب اور تمدن کے نام سے پھیلی ہوئی ہے جبکہ اسلام اپنی غربت اولیٰ میں مبتلا ہے۔''

(الہلال، جلد 4، صفحہ 102)

عرب شاعر اور عالم دین محمد رضا شبیبی

اپنی نہایت فکر انگیز نظم ''روح پیغمبر'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

(ترجمہ یہ ہے)

اگر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک عالم بالا سے ہمارے پاس تشریف لے آئے یا ہمیں جھانک کر دیکھ لے تو معلوم نہیں کہ ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے۔ میرا گمان غالب ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج ہماری قوم کے ہاتھوں اسی طرح کے مصائب اور اعراض اور انکار حق سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ کے ہاتھوں دوچار ہوئے۔ کیونکہ ہم نور حق سے جس کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اس طرح روگردانی کر چکے ہیں جس طرح قریش نے اس سے منہ پھیرا اور گمراہی کے گڑھے میں جا گرے تھے۔ اور پھر آپ یقیناً یہ فیصلہ کریں گے کہ لوگ جس ڈگر پر چل رہے ہیں یہ میرا بتایا ہوا راستہ نہیں ہے اور آخری زمانہ کے لوگوں نے جس مذہب کا طوق اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے وہ میرا مذہب نہیں ہو سکتا۔''

(دیوان الشبیبی، صفحہ 107)

شاعر فلسطین نزار قبانی

انہوں نے الفتح کے ترانے میں لکھا۔ اے فتح! ہم ماضی کے مکہ

ہیں اور نہایت شدت سے ایک نبی کی پیدائش کا انتظار کر رہے ہیں۔

(جدید علم کلام کے علم تاثرات، صفحہ 45)

اہل حدیث لیڈر نور الحسن خان صاحب لکھتے ہیں:

''اب اسلام کا صرف نام، قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدترین ہیں انہیں سے فتنے نکلتے ہیں اور انہیں کے اندر بھٹکتے جاتے ہیں۔'' (اقتراب الساعۃ، صفحہ 96)

بانی جماعت اسلامی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب لکھتے ہیں:

''یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ 999 فی ہزار افراد اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ ... کیریکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافروں میں پائے جاتے ہیں اتنے ہی اس قوم میں بھی موجود ہیں۔''

(مسلمانان ہند کی سیاسی کشمکش، صفحہ 130)

مسلم سکالر احمد دیدات

''تقابل مذاہب پر عالمی شہرت یافتہ مسلم سکالر احمد دیدات نے اس امر پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا کہ آج مسلمان نہ تو خود اسلام پر عمل پیرا ہیں اور نہ ہی اس کی تبلیغ کر کے غیر مسلموں کو اس نعمت سے بہرہ ور کر رہے ہیں ان کی مثال اس کوبرا ناگ کی سی ہے جو خزانہ پر بیٹھا ہوا ہے اور خزانہ کسی کے کام نہیں آ رہا۔''

(جنگ 12 اکتوبر 1987ء)

سید قاسم محمود صاحب مدیر اسلامی ڈائجسٹ لکھتے ہیں:

''آج پورا عالم اسلام جس قسم کی معاشرتی، معاشی اور نفسیاتی کیفیات سے دوچار ہے شاید پہلے کبھی نہ تھا۔''

(اسلامی ڈائجسٹ، جنوری فروری 1993ء صفحہ 19)

علامہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب سربراہ تحریک منہاج القرآن لکھتے ہیں:

''گزشتہ اڑھائی صدی سے مسلمانوں کا بگاڑ جزوی نہیں رہا۔ سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی اقتدار میں جو زوال آیا اس نے اخلاقی، روحانی، مذہبی، فکری، تعلیمی اور ہر طرح کی اقدار کو ملیا میٹ کر دیا۔ اب دو صدیوں سے پیدا ہونے والا بگاڑ جزوی نہیں رہا۔ یہ کلی بگاڑ ہے۔ ایسے بگاڑ کا ازالہ کلی اور ہمہ گیر انقلاب سے ہی ممکن ہے۔''

(قومی ڈائجسٹ، نومبر 1986ء، صفحہ 30)

کیا امام مہدی کو ماننا ضروری ہے؟

خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے جو بھی مامور اور امام ہو کر آیا کرتے ہیں ان کو قبول کرنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے کیونکہ تمام برکتیں ان سے وابستہ کردی جاتی ہیں۔ اور روحانی زندگی کے لئے ان کی آواز پر لبّیک کہنا ضروری ہوتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ۔

(سورۃ الانفال 8 : 25)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

حضرت سیّد وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپؐ کی آواز پر لبّیک کہنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ خدائے ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے کہ وہ خدا کے بلانے سے بولتا ہے فرمایا:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىO

(سورۃ النجم 53: 4-5)

ترجمہ: اور وہ خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا، یہ تو محض ایک وحی ہے جو اُتاری جا رہی ہے۔

یعنی مولیٰ کریم کا یہ پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی پاک و مطہر وحی سے بولتا ہے اس لئے لبیک کہنا ضروری ہے۔

مولیٰ کریم فرماتا ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ O اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِO

(سورۃ الحشر 59 : 8)

ترجمہ: اور رسول جو تمہیں عطا کرے اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اس سے رُک جاؤ، اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ واضح ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول جو تمہیں عطا کرتا ہے وہ خوشی سے قبول کرو اور اسے ضرور حاصل کرو، اور جس چیز سے یا جس بات سے منع کرے، رُک جاؤ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا تقویٰ مدِّنظر رکھتے ہوئے کرو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا، برگزیدہ رسول کی طرف سے ملنے والی عطا کو قبول نہ کیا تو یاد رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سخت سزا دینے والا ہے، اور پھر اس عطا کو قبول نہ کرنے کے نتیجہ میں ذلت و رسوائی نصیب ہوتی ہے اور ہر طرف تاریکی و جہالت چھا جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب و جوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین)

ترجمہ: جو اطاعت سے باہر نکلا اور جماعت سے علیحدہ ہوا پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ خَلَعَ یَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَیْعَةٌ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب و جوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین)

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 2، صفحہ 147 حاشیہ کنز العمال)

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح۔ جلد 6، صفحہ 2398)

ترجمہ: جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ بِغَیْرِ اِمَامٍ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد4، صفحہ 96)

ترجمہ: وہ شخص جو بغیر امام (کی بیعت) کے مر گیا تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

پھر میرے آقا و مولیٰ سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح۔ جلد 6، صفحہ 2398) (بحار الانوار۔ جلد 51، صفحہ 160)

ترجمہ: وہ شخص جو امام وقت کو پہچانے بغیر (یعنی بیعت کے بغیر) مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

یعنی امام الزمان کی بیعت کرنا ضروری ہے ورنہ وہ جہالت اور گمراہی کی موت مرے گا۔

پھر ہمارے آقا و مولیٰ ہادیِ کامل سیّدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّتِ محمدیہ کے اندر آخری زمانہ میں ایک ایسے مامور کے ظاہر ہونے کی خبر دی تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی اور مسیح ابن مریم کے نام سے یاد فرمایا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے ماننے والوں کو اس کی بیعت کرنے کی پُرزور تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَاِذَا رَأَیۡتُمُوۡهُ فَبَایِعُوۡهُ وَلَوۡ حَبۡوًا عَلَی الثَّلۡجِ فَاِنَّهٗ خَلِیۡفَةُ اللّٰهِ الۡمَهۡدِیۡ۔

(سنن ابن ماجه ۔كتاب الفتن، باب خروج المهدی)

(المستدرک علی الصحیحین۔ جلد 4، صفحه 464 کتاب الفتن والملاحم)

ترجمہ: پس جب تم اُسے (یعنی امام مہدی کو) دیکھو تو ضرور اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر تاکیدی ارشاد فرمایا کہ اس امام مہدی کی بیعت ضرور کرنا اور یہ پیشگوئی بیان فرما دی کہ اس کی بیعت کے نتیجہ میں نہایت خطرناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن پھر بھی اس کی بیعت ضرور کرنا اس لئے کہ وہ زمین پر خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا اور اس کی بیعت کے نتیجہ میں ہی تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔

پھر میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام آخرالزماں امام مہدی اور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کو اپنا سلام پہنچانے کی تاکید اس طرح سے فرمائی ہے:

مَنۡ اَدۡرَکَ مِنۡکُمۡ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ فَلۡیُقۡرِئۡهُ مِنِّی السَّلَامَ۔

(کنزلعمال۔ جلد 11، حدیث نمبر 32350، صفحه 502)

(الدّرالمنثور فی التفسیر الماثور۔ جلد 2، صفحه 433)

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی عیسیٰ ابنِ مریم کو پائے اسے میری طرف سے سلام پہنچائے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے عیسیٰ ابنِ مریم سے ملنے کی خواہش اور امید کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِنِّی لَاَرۡجُوۡ اِنۡ طَالَ بِیۡ عُمُرٌ اَنۡ اَلۡقٰی عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ عَلَیۡهِ السَّلَامَ فَاِنۡ عَجِلَ بِیۡ مَوۡتٌ فَمَنۡ لَقِیَهٗ مِنۡکُمۡ فَلۡیُقۡرِئۡهُ مِنِّی السَّلَامَ۔

(مسند احمد بن حنبل ، مسند ابی هريرة ،جلد مترجم 4 حدیث نمبر 7957،صفحه 226)

امید ہے کہ اگر میری عمر طویل ہوئی تو میری ملاقات حضرت عیسیٰ ابن مریم سے ہو جائے گی، لیکن اگر میری موت کا پیغام پہلے آ جائے تو تم میں سے جس کی بھی ان کے ساتھ ملاقات ہو، وہ انہیں میرا سلام پہنچا دے۔

ایمان واجب ہے

1۔علامہ باقر مجلسیؒ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی بیعت اور اطاعت کرنے کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

جس نے امام مہدی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(بحارالانوار از علامہ باقر مجلسی۔ جلد 13، صفحہ 17)

2۔نواب صدیق حسن خان صاحب

آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جس نے مہدی کو جھٹلایا اُس نے کُفر کیا۔

(حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان صاحب۔ بھوپال: مطبع شاہجہانی، صفحہ 351)

3۔علامہ اسفرائنی فرماتے ہیں:

ظہور مہدی پر ایمان واجب ہے۔ جیسا کہ یہ امر علماءِ دین کے ہاں تسلیم شدہ ہے اور اہلِ السنۃ والجماعت کی کتب عقائد میں درج ہے۔ (لوائح الانوار البھیہ۔ جلد 2، صفحہ 80)

5۔بانی مدرسہ دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب فرماتے ہیں:

ایک وقت آئے گا جب امام مہدی علیہ السّلام بھی پیدا ہوں گے اور اس وقت جو اُن کی اتباع نہ کرے گا اور امام کو پہچان کر ان کی پیروی نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(قاسم العلوم مع ترجمہ انوار النجوم۔ صفحہ 100)

مدعی موجود ہے

یہ وہ مبارک زمانہ ہے جس میں عین چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوۃ و السّلام نے یہ دعویٰ فرمایا کہ مَیں ہی امام مہدی اور مسیح موعود ہوں اور میں ہی وہ حَکَم وعدل ہوں جس کی پیشگوئی سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

چنانچہ خدائے ذوالجلال نے آپؑ کے حق میں بڑے بڑے نشان دکھلائے اور سابقہ کتب میں درج پیشگوئیاں پوری فرمائیں۔

پس آپؑ کا دعویٰ ہر شخص کے لئے قابلِ توجہ ہے کہ جب آپ واقعتا وہی امام مہدی ہیں جن کا تمام اُمّتِ مسلمہ انتظار کر رہی ہے تو آپؑ کو قبول کرنا اور آپ پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے اور جو امام مہدی کا منکر ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اور خدا کا منکر ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہے۔

پس سوچیں! غور کریں۔ اپنے خدا سے پوچھیں اور جب شرح صدر ہو جائے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے اور اُسے قبول کرنے میں تاخیر نہ کریں۔

خالقِ ارض وسماء سے عاجزانہ دعا ہے کہ مولیٰ کریم سیدنا حضرت اقدس محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادقؑ کو ماننے اور اس کی تعلیمات پر کماحقہ عمل کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔

موصیان کی ذمہ داریاں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

موصیان کے لئے وصیت کے ساتھ

1۔ پانچ وقت کی نمازیں بھی ضروری ہیں۔

2۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی ضروری ہے۔

3۔ خطبات سننا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

4۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

5۔ وصیت کے ساتھ جماعت میں اطاعت کا اعلیٰ معیار قائم کرنا بھی ضروری ہے۔

6۔ عاجزی کا اظہار بھی ضروری ہے۔

7۔ چندہ عام دینے والے کے لئے تو رعایت ہے لیکن موصی کے لئے (چندہ کی) کوئی رعایت نہیں ہے۔

8۔ ایک موصی کے تقویٰ کا معیار ایسا ہونا چاہئے کہ اس کو بہرحال بغیر کسی رعایت کے صحیح وصیت ادا کرنی چاہئے۔

9۔ موصیان تقویٰ پیدا کریں اور چندہ صحیح انکم پر دیں۔

10۔ موصیان اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر تقویٰ بڑھائیں گے تو اس پیسہ میں برکت پڑے گی اور وہ پیسہ بھی بڑھ جائے گا۔

(فرمودہ 15 دسمبر 2012ء بر موقع نیشنل مجلس عاملہ جرمنی)

ایک علمی اور تحقیقی مقالہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

تفسیرِ کبیر کا تعارف اور محاسن

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

تفسیرِ کبیر کے خصوصی اور منفرد محاسن

تفسیرِ کبیر کئی جہات سے ایک منفرد مقام کی حامل ہے اور اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بے نظیر ہے اور اس حیرت انگیز علم و عرفان کی مظہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا اور خدائی القاء سے لکھے ہوئے ایسے مضامین پر مشتمل ہے جو پڑھنے والوں کو قرآنِ کریم کی عظمت کے زندہ احساس سے بے خود کر دیتے ہیں اور زبان اس خدائے علیم کے ذکر سے تر ہو جاتی ہے جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَالَمۡ یَعۡلَمۡ ○ (سورۃ علق 96:6)

ان محاسن کا لطف ہر پڑھنے والا اپنے ذوق، علم اور معرفت کے مطابق اٹھاتا ہے اور اس لحاظ سے نہ ان کا کوئی شمار ہے اور نہ ان کی کوئی حد ہے۔ بطور مثال ایسے چند محاسن درج ذیل ہیں۔

(3) سائنسی ایجادات کے مطالبِ قرآنی کے تابع ہونے کا بیان

اگر کوئی قاری جدید سائنسی ایجادات اور قرآن کی مروجہ تفاسیر کو باہم متصادم پا کر فکر مند رہا ہے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ تفسیرِ کبیر میں کس طرح ان سائنسی ایجادات کو مطالبِ قرآنی کے تابع کیا گیا ہے اور کس طرح پندرہ سو سال پہلے ایک نبی اُمّی ﷺ کے ذریعہ ان باتوں کی خبر دی گئی جو ترقی کے اس دور میں اہلِ علم تجربات سے سیکھ رہے ہیں۔ ان میں زمین کا گول اور متحرک ہونا، سورج کی روشنی کا ذاتی اور چاند کے نور کا انعکاسی ہونا، آسمانوں اور ستاروں کا ظاہری ستونوں کے بغیر قیام و بقا، اجرامِ فلکی کا متحرک ہونا، تخلیقِ عالم کے مختلف ادوار، آغازِ کائنات کی دخانی حالت، رنگوں کے خواص، ہر چیز کا جوڑا ہونا، اور اعمالِ انسان کی ریکارڈنگ کا نظام وغیرہ انکشافات آیاتِ قرآن کی تفسیر کے ذیل میں بیان ہوئے ہیں۔

(4) قرآن پر اعتراضات کے جواب

جو قاری مغربی مستشرقین J.M. Noldek Theodor, Rodwell, William Muir, Vahery اور Arnold وغیرہ کے قرآن پر اعتراضات سے دم بخود رہے ہیں۔ ان کے لئے تفسیرِ کبیر کا یہ کمال سرفہرست ہے کہ اس میں ان لکھنے والوں کے اعتراضات اور بائبل کی قرآنِ کریم پر فضیلت کے بے بنیاد دعاوی کے شافی جواب دئے گئے ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ قرآنِ کریم ان بودے اعتراضات سے بالا ایک عظیم حقیقت ہے۔ اسی طرح ان لکھنے والوں نے بعض آیاتِ قرآنی سے غلط استدلال کر کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراضات اٹھائے ہیں ان کو بھی دلائل سے ردّ کیا گیا ہے۔

(5) قرآنی پیشگوئیوں کا بیان

جو قاری بیشتر مروجہ تفاسیر میں ہر قرآنی پیش گوئی کو روزِ قیامت پر چسپاں کرنے کے سبب قرآنِ کریم میں اس دنیا کے لئے پیش گوئیوں کی کمی پاتے رہے ان کے لئے یہ امر ازدیادِ ایمان کا باعث ہے کہ تفسیرِ کبیر میں متعدد ایسی پیش گوئیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو اس زمانہ میں پوری ہو کر قرآن اور آنحضرت ﷺ کی صداقت پر گواہ ٹھہری ہیں۔ ان بڑی خبروں میں سے چند یہ ہیں:

نہر سوئز اور نہر پانامہ کا بننا، دخانی جہازوں اور دیگر نئی سواریوں کا نکلنا، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور کاسمک ریز اور بموں کی ایجاد، جمہوری حکومتوں کا بادشاہوں کی جگہ لینا، چڑیا گھروں کا قیام، پریس اور کتابوں کی بکثرت اشاعت، علمِ ہیئت اور علم طبقات الارض کی ترقی، چاند اور مریخ کے زمین سے وابستہ ہونے کا امکان، مغربی اقوام اور روس کی ترقی، فرعونِ موسیٰ کی لاش کی دریافت، وحشی اقوام کا متمدن ہو جانا، اور علمائے ظاہر کا علمِ دین سے بے بہرہ ہونا وغیرہ۔

(6) تفسیرِ کبیر میں مذکور پیش خبری جو بعد میں پوری ہوئی

1940ء میں شائع ہونے والی تفسیرِ کبیر کی پہلی جلد میں آپ نے آیت قرآن

وَّقُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡکُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَۃِ جِئۡنَا بِکُمۡ لَفِیۡفًا ؕ○ (سورۃ بنی اسرائیل 105:17)

اس کی تفسیر میں فلسطین میں یہود کی حکومت کے عارضی قیام کی پیش گوئی کا درج ذیل الفاظ میں ذکر فرمایا:

”تم (یہود) جلاوطن رہو گے یہاں تک کہ تمہاری مثیل قوم (مسلمان) کے متعلق جو دوسری تباہی کی خبر ہے اس کا وقت آجائے گا اس وقت پھر تم کو مختلف ملکوں سے اکٹھا کر کے ارضِ مقدس میں واپس لایا جائے گا۔“

’اس جگہ وَعۡدُ الۡاٰخِرَۃِ سے مراد مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا وعدہ ہے اور بتایا یہ ہے کہ جب یہ عذاب آئے گا کہ دوسری دفعہ ارضِ مقدس کچھ عرصہ کے لئے ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ پھر تم (یہود) کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔“

(تفسیرِ کبیر۔ جلد چہارم، صفحہ 397، 398)

(7) تفسیرِ کبیر میں مستقبل کی مزید خبروں کا بیان

اسی طرح اس تفسیر میں درج ذیل یہ قرآنی پیش گوئیاں بھی درج ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر قرآن کی صداقت پر گواہ ہوں گی۔

i۔ فلسطین پر دوبارہ مسلمانوں کے اقتدار کی خبر

وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ ○ (سورۃ انبیاء 106:21)

اس آیت کی تفسیر کے تحت یہ پیش گوئی کہ:

”(ارضِ مقدس پر مسلمانوں کا) قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے اور جب ہم کہتے ہیں عارضی

طور پر تو لازماً اس کے معنی یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنی ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو۔این۔او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد پنجم، صفحہ 576)

ii۔ ایٹم بم کے توڑ کی خبر

سورۃ نمل 27 کی آیت 88 کی تفسیر میں آپؓ نے اس پیش خبری کی نشاندہی کہ ایٹم بم کے توڑ کے لئے بھی ایجادات ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ جن کے نتیجہ میں دشمن پر فوقیت بھی حاصل ہو جائے گی اور عام تباہی بھی نہیں آئے گی۔ (تفسیر کبیر۔ جلد ہفتم، صفحہ 141، 142)

iii۔ اردو زبان کی ترقی کی خبر

سورۃ ابراہیمؑ 14 کی آیت 5 کی تفسیر میں آپؓ نے یہ اظہار کیا کہ:

'' چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے، مَیں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی۔'' (تفسیر کبیر۔ جلد سوم، صفحہ 444)

iv۔ چوتھی عالمگیر جنگ کے بعد اسلام کے عروج کی خبر

سورۃ مطففین 83 کی آیت 16 کی تفسیر میں آپؓ نے چوتھی عالمگیر جنگ کے بعد مغربی اقوام کی مکمل تباہی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خبر دی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

'' یہاں کَلَّا کا تکرار اسی عذابِ شدید کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ (سورۃ مائدہ 116:15 میں عیسائی اقوام کو اس عذابِ شدید کی وعید کا ذکر آپ پہلے کر چکے ہیں۔) ...

یہاں تین دفعہ کلّا کفر کے ذکر کے بعد آتا ہے اور ایک دفعہ کلّا مومنوں کے ذکر سے پہلے ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ تین جھٹکے عیسائیت کی تباہی کے لئے لگیں گے اور چوتھا جھٹکا اسلام کے قیام کا موجب ہوگا۔ بظاہر جہاں تک عقل کام دیتی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی جنگِ عظیم جو 1918ء میں ختم ہوئی پہلا جھٹکا تھا۔ جو عیسائیت کو لگا اب دوسری جنگِ عظیم جو شروع ہے (یہ الفاظ 1945ء میں لکھے گئے) یہ دوسرا جھٹکا ہے اس کے بعد ایک تیسری جنگِ عظیم ہوگی جو مغرب کی تباہی کے لئے تیسرا جھٹکا ہوگا۔ اس کے بعد چوتھا جھٹکا لگے گا جس کے بعد اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا اور مغربی اقوام بالکل ذلیل ہو جائیں گی۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد ہشتم، صفحہ 307)

(8) قرآن کے مشکل مقامات کی تشریح

وہ قاری جو تمام تفاسیر کو پڑھ لینے کے بعد بھی یہ جاننے سے قاصر رہتا ہے کہ حروفِ مقطعات سے سورتوں کے مطالب کا کیا تعلق ہے؟ اصحابِ کہف اور ذوالقرنین کون تھے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کب ہوئی؟ دنیا میں مذہبی ادوار کا کیا سلسلہ رہا؟ وحی کی کتنی اقسام ہیں؟ اور قرآنِ کریم کے کتنے بطون ہیں اور ان کے مطابق آیات کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ تفسیرِ کبیر سے ان سب سوالوں کا جواب پانا اس کے لئے اس تفسیر کی سب سے بڑی خوبی بنتی ہے۔ قرآن کے بطون کا علم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر عطا ہوا جیسا کہ آپؓ نے فرمایا:

'' یہ علم اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے عطا کیا ہے بعض دفعہ ایک مضمون کا تعلق ابتدائی سورتوں کے ساتھ ہوتا ہے اور بعض دفعہ بعد والی سورتوں کے ساتھ پھر ایک معنی کسی آیت کے منفرداً ہوتے ہیں اور ایک معنی دوسری آیتوں کے ساتھ ملا کر کئے جاتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد ہفتم، صفحہ 293)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کمال عجز

تفسیر کبیر کی مذکورہ بالا چند عظیم الشان خصوصیات، اس تفسیر کو دیگر تمام تفاسیر سے منفرد اور اعلیٰ درجہ پر متمیز کرتی ہیں اور قرآنِ کریم کے فہم اور ادراک کی ان منازل تک پہنچا دیتی ہیں جو بلاشبہ اور کسی ایک بلکہ تمام تفاسیر کی مدد سے بھی ممکن نہیں۔ اس کے باوجود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عجز اور خاکساری کا اظہار آپؓ کی شان اور مرتبہ کو بلند تر کر دیتے ہیں۔ یہ اظہار کئی رنگ میں ہوا۔ جیسے

1۔ آپؓ نے گزشتہ تفسیروں کی کم آگہی سے ان مفسرین کو بری کرکے اس کا سبب ان کے زمانہ کے اثر کو قرار دیا جیسا کہ فرمایا:

'' پہلے مفسرین نے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق بہت بڑی خدمت قرآنِ کریم کی ہے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ دو غلطیاں نہ کرتے تو ان کی تفاسیر دائمی خوبیاں رکھتیں۔... دو اور غلطیاں بھی ان سے ہوئی ہیں۔ مگر مَیں سمجھتا ہوں وہ زمانہ کے اثر کے نیچے تھیں۔'' (تفسیر کبیر۔ جلد سوم، صفحہ ب)

2۔ اسی طرح پہلی تفاسیر میں قرآنی پیش گوئیوں کا پورا اظہار نہ ہونے پر آپؓ نے اُن مفسرین کو حالات کے تحت معذور جانا اور فرمایا:

'' پہلوں کے لئے اس کے لکھنے کا موقع ہی کب آیا۔ مثلاً یاجوج ماجوج کے جو معنی آج ظاہر ہوئے ہیں وہ پہلے مفسر کس طرح بیان کر سکتے تھے۔ وہ معذور تھے ان کے سامنے یہ چیز ہی نہ تھی یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں سمجھ دے دی مگر یہ ہماری پہلوں پر فضیلت نہیں۔..... یہ ان کے زمانہ کی بات ہی نہ تھی۔... انہوں نے یہود کی ان روایات کو اس لئے مان لیا کہ ان کے پرکھنے کا ذریعہ ان کے پاس نہ تھا آج ہم ان باتوں کو اس لئے حل کر لیتے ہیں کہ یہ امور ہمارے سامنے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء۔ خطباتِ محمودؓ۔ ربوہ: فضلِ عمر فاؤنڈیشن، جلد 21 صفحہ 478، 479)

3۔ آپؓ نے تفسیر لکھنے کو ایک بھاری ذمہ داری سمجھا اور فرمایا:

'' تفسیر کا کام بڑی ذمہ داری ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر اس میں دیر ہوئی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ فطرتاً میں اس سے بہت گھبراتا ہوں اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی ٹڈا ہمالیہ پہاڑ کو اٹھانے کی کوشش کرے اور مَیں نے مجبوراً اور جماعت کے اندر اس کے لئے شدید خواہش کو دیکھتے ہوئے اس میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت کی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس کے لئے مجبور ہوا ہوں ورنہ قرآنِ کریم کی تفسیر ایسا کام نہیں جسے مومن دلیری سے اختیار کر سکے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء۔ خطباتِ محمودؓ۔ ربوہ: فضلِ عمر فاؤنڈیشن، جلد 21 صفحہ 476)

4۔ آپؓ نے اس خیال کو سختی سے ردّ فرمایا کہ گزشتہ یا اس تفسیر میں سب کچھ بیان ہو گیا ہے۔ اس بارہ میں آپؓ کی رائے دو ٹوک تھی:

'' مجھے اس خیال سے شدید ترین نفرت ہے کہ تفاسیر میں سب کچھ بیان ہو چکا ہے ایسا خیال رکھنے والے کو مَیں اسلام کا بدترین دشمن خیال کرتا ہوں اور احمق سمجھتا ہوں گو وہ کتنے بڑے بڑے جبّے اور پگڑیوں والے کیوں نہ ہوں اور جب میرا دوسری تفسیروں کے متعلق یہ خیال ہے تو مَیں اپنی تفسیر کی نسبت یہ کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ ہم یہ تو کوشش کر سکتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے علوم ایک حد تک بیان کر

دیں مگر یہ کہ قرآنِ کریم کے یا اپنے زمانہ کے بھی سارے علوم بیان کر دیں اس کا تو مَیں خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا۔.... یہ مَیں برداشت نہیں کر سکتا کہ ایک شخص بھی یہ خیال کرے کہ اس میں سب کچھ آ گیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء خطباتِ محمودؓ ۔ ربوہ: فضلِ عمر فاؤنڈیشن، جلد 21، صفحہ 482، 483)

5۔ تفسیرِ کبیر کے مضامین کے نسبتی طور پر محدود ہونے کے بارے میں آپؓ نے فرمایا:

''قرآن غیر محدود خدا کا کلام ہے اس لئے اس کے علوم بھی غیر محدود ہیں اور اس نسبت سے ہم اس کے مطالب کا نہ کروڑواں حصہ اور نہ اربواں حصہ بیان کر سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ کی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ضروری باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔... مگر چونکہ یہ خدائی تائید سے لکھی گئی ہے اس لئے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ اس میں اس زمانہ یا آئندہ زمانہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی دینی اور روحانی باتیں جو لکھی گئی ہیں وہ صحیح ہیں ہاں بعض آئندہ ہونے والی باتوں کے متعلق یہ احتمال ضرور ہے کہ ہم ان کے اور معنی کریں اور جب وہ ظاہر ہوں تو صورت اور نکلے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء خطباتِ محمودؓ ۔ ربوہ: فضلِ عمر فاؤنڈیشن، جلد 21، صفحہ 482)

6۔ آپؓ نے آئندہ زمانوں میں قرآنی معارف کے بیان کے سلسلہ کو جاری قرار دیا اور فرمایا:

''قرآنِ کریم کے نئے نئے معارف ہمیشہ کھلتے رہتے ہیں آج سے سو سال کے بعد جو لوگ آئیں گے وہ ایسے معارف بیان کر سکتے ہیں جو آج ہمارے ذہن میں بھی نہیں آ سکتے اور پھر دو سو سال بعد غور کرنے والوں کو اور معارف ملیں گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء خطباتِ محمودؓ ۔ جلد 21، صفحہ 482)

7۔ آپؓ نے اس امکان کو قائم رکھا ہے کہ آج کی جانے والی بعض تاویلات حالات میں تبدیلی کے سبب درست نہ ٹھہریں اور فرمایا:

''اسی طرح ممکن ہے کہ بعض پیش گوئیاں جو آئندہ کے متعلق ہیں ہم ان کی کوئی تاویل کریں جو غلط ہو اور جب ان کے مطلب نکلیں تو آئندہ زمانہ کے مفسر ہمارے متعلق کہیں کہ کتنے بے وقوف لوگ تھے کہ ان کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء خطباتِ محمودؓ ۔ جلد 21، صفحہ 478، 479)

9۔ ہر شخص کو خود غور و فکر کی دعوت

تفسیرِ کبیر کے مطالعہ کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر شخص کو خود بھی غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہر انسان خود قرآن پڑھے، سوچے، سمجھے تو صحیح علم حاصل کر سکتا ہے۔ باقی تفاسیر تو ایسی ہی ہیں جیسے کسی جگہ پہنچنے کے لئے کوئی سواری پر چڑھ جاتا ہے۔... فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مومن ان ذرائع کو تقریب سے زیادہ اہمیت نہ دے بلکہ خود آگے بڑھے اور سوچے، سمجھے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء۔ خطباتِ محمودؓ۔ جلد 21، صفحہ 480)

پھر حضورؓ نے فرمایا:

''قرآنِ کریم ایک روحانی سمندر ہے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص تمہیں کوئی بات اس میں سے بتا سکے اور کوئی تفسیر سنا دے مگر یہ ناممکن ہے کہ قرآنِ کریم کے سارے علوم بیان ہو سکیں اور اگر کوئی قرآنی علوم سمجھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے اسے خود ہی غوطہ لگانا پڑے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 1940ء۔ خطباتِ محمودؓ۔ جلد 21، صفحہ 477)

تفسیرِ کبیر کے بارے میں چند آراء

تفسیرِ کبیر کی کسی بھی جلد کا مطالعہ پڑھنے والے کو علم و عرفان کی ایک نئی دنیا سے آشنا کرتا ہے اور وہ حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ کس طرح علام الغیوب خدا نے قرآنِ کریم میں مطالب و معنی کا ایک سمندر پوشیدہ کر رکھا ہے جس تک رسائی انہی کو ہے جو مطہرین میں سے ہیں اور اور اپنے قلبِ صافی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم ان میں سے چند ہی ہیں جنہوں نے ان کا تحریر میں اظہار کیا۔

یہ گنتی کے قاری اپنے بھی ہیں اور بیگانے بھی۔ بیگانوں میں بھی بعض وہ ہیں جو اسی تفسیر کے مطالعہ کے نتیجہ میں احمدی ہو گئے۔ اور وہ بھی جنہیں قبولِ حق کی توفیق تو نہیں ملی لیکن انہوں نے برملا اس تفسیر کی اعلیٰ خوبیوں کا اعتراف کیا۔ ایسی چند آراء درج ذیل ہیں:

تفسیرِ کبیر کے زیرِ اثر احمدی ہونے والے

1۔ مولوی محمد اسد اللہ قریشی صاحب لکھتے ہیں:

''سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیرِ کبیر انقلاب انگیز اثرات کی حامل اور آپ کے لدنّی علم کا ایک بابرکت خزانہ ہے۔ خاکسار کی قبولِ احمدیت میں تفسیرِ کبیر (کا) خاصہ حصہ ہے۔ ... جب مَیں نے اسے (جلد اوّل) سے پڑھنا شروع کیا تو اس میں علوم و معارف اور حکمت کی ایسی باتیں پائیں جو نہ مَیں نے اس سے پہلے تفسیر ابنِ کثیر، تفسیرِ بیضاوی، تفسیرِ خازن اور تفسیر جلالین میں دیکھی تھیں اور نہ کہیں دینی مدارس کے علماء سے سنی تھیں۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے دیگر مشکل مقامات کی تفسیر دیکھ کر قلبی سکون اور روحانی سرور حاصل ہوا جاتا تھا۔ چنانچہ تفسیر کے مطالعہ میں اتنا شغف بڑھنے لگا کہ بعض اوقات کھانا مقررہ اوقات سے مؤخر ہو جاتا مگر تفسیر چھوڑنے کو دل نہ چاہتا۔''

پھر لکھتے ہیں۔

''یہ (سورہ یونس تا سورہ کہف والی) جلد لے کر مطالعہ کی۔ اس میں قرآن شریف کے باقی مشکل مقامات کی لطیف تفسیر دیکھ کر خوشی سے میری روح جھوم جاتی تھی اور پیچیدہ مسائل سے قلب و ذہن اس طرح صاف ہوتے جاتے تھے جیسا کوئی بیمار بیماریوں سے شفاء حاصل کرتا جائے۔ اب تک مَیں جماعتِ اسلامی ... کے پیش کردہ نظریہ حکومتِ الٰہیہ کا بھی قائل تھا۔ مگر انہی دنوں جب مَیں نے تفسیرِ کبیر کی وہ جلد مطالعہ کی جو سورۃ ماعون کی تفسیر پر مشتمل ہے جس میں

'الدین' کے مختلف لغوی معانی بیان کرتے ہوئے۔... حکومتِ الٰہیہ اور خلافتِ اسلامیہ کی تشریح بھی کی گئی تھی جو پہلی دفعہ حکومتِ الٰہیہ کی ایسی لطیف تشریح میرے سامنے آئی جس نے مجھے شدید طور پر متاثر کیا بلکہ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ پیروں سے لے کر سر کی چوٹی تک مجھے ہلا کر رکھ دیا۔''

(مجلّۃ الجامعہ ربوہ مصلح موعود نمبر۔ جلد 4، شمارہ 2، صفحہ 158، 160)

2۔ سیّد جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ حیدر آباد دکن

یہ صاحب تنظیم اتحاد المسلمین کے فعال کارکن تھے اور اسی پاداش میں سکندر آباد جیل میں نظر بند رہے جہاں انہیں تفسیرِ کبیر پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کے مطالعہ سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ جیل کے اندر ہی مارچ 1961ء میں بیعت کا فارم بھی پُر کر دیا۔ رہا ہونے کے بعد انہوں نے اپنے حالات 'صدق جدید' لکھنؤ میں چھپوائے جس میں لکھا:

''مَیں نے تفسیرِ کبیر اٹھائی اور چند اوراق الٹ کر دیکھنے شروع کئے یہ والعادیاتِ ضبحاً کی تفسیر کے صفحات تھے۔ مَیں حیران ہو گیا کہ قرآن مجید میں ایسے مضامین بھی ہیں پھر مَیں نے قادیان خط لکھا تفسیرِ کبیر کی جملہ جلدیں منگوائیں۔ ... نو ماہ کے عرصہ میں جب کہ مَیں جیل میں تھا متعدد بار یہی تفسیر پڑھتا رہا۔ جیل ہی میں مَیں نے بیعت کر لی اور جماعتِ احمدیہ کے لئے

اپنے آپ کو وقف کر دیا۔‘‘

(صدقِ جدید لکھنؤ۔20 اپریل 1962ء بحوالہ تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ربوہ: نظارت اشاعت، جلد8، صفحہ 158۔ 159)

پھر لکھتے ہیں۔

’’مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔تفسیرِ کبیر پڑھ کر مَیں قرآنِ کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔‘‘

(صدقِ جدید لکھنؤ۔8 تا 15 جون 1963ء۔بحوالہ تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ربوہ: نظارتِ اشاعت، جلد ہشتم، صفحہ 160)

تفسیرِ کبیر کے بارے میں چند اہلِ علم غیروں کے تاثرات

1۔ علامہ نیاز فتح پوری

تفسیرِ کبیر پڑھ کر آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام اپنے ایک خط میں لکھا:

’’تفسیرِ کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہٗ فکر آپؓ نے پیدا کیا ہے۔یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔آپؓ کے تجرِ علمی، آپؓ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا آپ نے ھٰؤُلَآءِ بَنَاتِی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔17 نومبر 1963ء بحوالہ تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ربوہ: نظارت اشاعت، جلد8، صفحہ 157)

2۔ برصغیر کی معروف شخصیت نواب بہادر اعظم یار جنگ

نواب صاحب تفسیر کبیر سے اتنے متاثر تھے کہ جناب سیٹھ محمد اعظم حیدر آبادی کے بیان کے مطابق اپنی مجالس میں تفسیرِ کبیر کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔اس کی عظمت کا ہمیشہ اعتراف کرتے اور کہا کرتے تھے کہ اس کے بیان کردہ معارف سے انہوں نے بہت استفادہ کیا ہے۔

(تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ربوہ: نظارتِ اشاعت، جلد8، صفحہ 157)

3۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب بیدلؔ سابق صدر شعبہ فارسی، پٹنہ یونیورسٹی

پروفیسر بیدل صاحب کو پروفیسر اختر اورینوی صاحب نے تفسیرِ کبیر کی چند جلدیں دیں وہ بیان کرتے ہیں کہ:

’’وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے ان کے خیالات دریافت کئے۔ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔پروفیسر عبدالمنان صاحب بیدلؔ نے پوچھا کہ عربی کی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے۔شیوخ خاموش رہے۔ ... پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی آپ جدید تفسیریں بھی مصر و شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔عربی اور فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔‘‘

(مجلّہ الجامعہ ربوہ۔شمارہ9، صفحہ 63۔65 بحوالہ تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ربوہ: نظارتِ اشاعت، جلد8، صفحہ 157، 158)

4۔ مشہور مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریابادی

مولانا عبدالماجد دریابادی صاحب نے حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقع پر ایک نوٹ تحریر کیا اس میں لکھا:

’’علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔‘‘

(صدقِ جدید لکھنؤ۔18 نومبر 1965ء بحوالہ سوانح فضل عمرؓ از عبدالباسط شاہد۔ربوہ: فضل عمر فاؤنڈیشن، جلد سوم، صفحہ 168)

حرفِ آخر

تفسیرِ کبیر کی تمام خوبیوں سے استفادہ کے ساتھ یہ حقیقت بہر حال پیشِ نظر رکھنی ضروری ہے کہ قرآنِ کریم عمل کرنے اور اشاعت کے لئے ہے۔اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف خاص طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیرِ کبیر کی شائع ہونے والی پہلی جلد کے لئے لکھے جانے والے دیباچہ بعنوان ’کچھ تفسیرِ کبیر کے متعلق‘ کے آخر میں یہ الفاظ تحریر فرمائے:

’’اے پڑھنے والو! مَیں آپ سے کہتا ہوں قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کے لئے ہے۔پس ان نوٹوں میں اگر کوئی خوبی پاؤ تو انہیں پڑھو، پڑھاؤ، عمل کرو، عمل کرواؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو۔یہی اور یہی ایک ذریعہ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ہے۔‘‘

(تفسیرِ کبیر از سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ربوہ: نظارت اشاعت، جلد سوم، صفحہ 7)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں تفسیرِ کبیر کے علوم و معارف کو پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

مکرم مولانا چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب کا مختصر ذکر خیر

مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج کینیڈا

میرے ایک بہت ہی پیارے ہم جماعت اور قدر دان دوست مکرم چوہدری فضل الٰہی عارفؔ صاحب سابق مربی سلسلہ 2 فروری کو ٹورانٹو میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم 1943ء میں پھیروچچی، ضلع گورداسپور، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ان کے والد محترم کا نام چوہدری فضل دین تھا۔1947ء میں یہ سب ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔اور گھسیٹ پور چک نمبر 69ر۔ب ضلع فیصل آباد میں سکونت اختیار کی۔آپ نے باہمنی والا ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور زندگی وقف کر کے 1962ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔اسی سال خاکسار کو بھی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت ملی۔اس طرح ہم کلاس فیلو بن گئے اور پھر گہری دوستی ہو گئی۔آٹھ سال میں جامعہ پاس کیا۔اس وقت جامعہ میں آٹھ سال کا کورس ہوتا تھا۔جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم کے دوران یہ فٹ بال اور کبڈی کی ٹیموں کے بہترین کھلاڑی تھے۔ہم نے اکٹھے شاہد کی ڈگری لی۔اور اکٹھے ہی مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

ان کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ گکھڑ منڈی ہوئی پھر جلد ہی انہیں ضلع سانگھڑ کا مربی انچارج مقرر کر دیا گیا۔پھر ان کی تقرری بطور مبلغ سیرالیون، مغربی افریقہ ہو گئی۔1984ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عاجز کو سیرالیون کا امیر و مشنری انچارج مقرر فرمایا تو یہ وہاں پر بطور مبلغ کام کر رہے تھے۔انہوں نے اس دوران ایسی فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ دکھایا کہ آج بھی ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔اس تعلق دوستی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہایت فرمانبرداری، نہایت محنت اور اخلاص سے جو کام بھی ان کے سپرد کیا گیا اُسے انجام دیا۔

(باقی صفحہ 21)

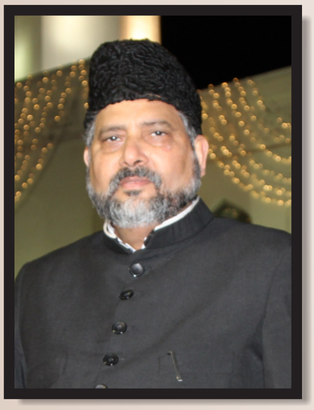

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

لندن برطانیہ سے روانگی اور ٹورانٹو کینیڈا میں ورودِ مسعود

ٹورانٹو میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا میں آمد پر وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب وکامراں، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہوا۔ تیسرے دوصد کے قریب ملک شام سے احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردقلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار باقاعدہ چھپ رہی ہے۔ اور افادہ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ادارہ)

3/اکتوبر 2016ء بروز سوموار

آج کا دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی بابرکت دن ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے اپنا چھٹا سفر اختیار فرمایا۔ یہ سفر اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے پر مختلف تقریبات کا انعقاد کررہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے پہلا سفر 21 جون تا 5 جولائی 2004ء کو اختیار فرمایا تھا۔ جب کہ دوسرا سفر 4 جون تا 6 جولائی 2005 کو ہوا تھا۔ اس کے بعد سال 2008ء میں حضور انور نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 24 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔

پھر سال 2012ء میں جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کے بعد 3 جولائی تا 17 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔

سال 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے مغربی حصّہ (West Coast) لاس اینجلیز کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کینیڈا کے مغربی علاقہ کی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا دورہ فرمایا تھا۔ اور کینیڈا کے مغربی علاقوں کا یہ دورہ 15 مئی سے 27 مئی تک تھا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں سفر تھا۔

اب کینیڈا کے اس چھٹے سفر کے لئے 3/اکتوبر بروز سوموار صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین صبح سے ہی مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہیتھرو (Heathrow) ایئرپورٹ ٹرمینل 5 پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ بورڈنگ کارڈز کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم سیّد منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت یوکے)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر) اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص لندن) اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ، قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر سپیشل لاؤنج میں قیام فرمایا۔ بعد ازاں قریباً ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں تک لے جایا گیا۔ اور پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA093 ایک بجکر تیس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے ٹورانٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً سات گھنٹے دس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد ٹورانٹو (کینیڈا) کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر تین بجکر 40 منٹ پر جہاز ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (ٹورانٹو (کینیڈا) کا وقت لندن (یوکے) سے پانچ گھنٹے پیچھے ہے)

کینیڈا کی حکومت نے حضور انور کو ''سٹیٹ گیسٹ'' قرار دیا ہے۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ملک لال خاں صاحب (امیر جماعت کینیڈا)، مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب (نائب امیر کینیڈا) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ گلوبل افیئرز ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ اور اس کے علاوہ برٹش ایئرویز کی چیف ایگزیکٹو نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سیکیورٹی پولیس کے افراد بھی اس موقع پر ڈیوٹی پر موجود تھے جو ایئرپورٹ سے باہر جانے تک حضور انور کے ساتھ رہے۔

امیگریشن کی کارروائی کے لئے ایک سپیشل انتظام کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ایئرپورٹ سے باہر ٹورانٹو پولیس کا دس موٹرسائیکلز پر مشتمل ایک پورا اسکواڈ کھڑا تھا۔

چار بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ سے روانہ ہوئے۔ پولیس کے یہ دس موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ دو سے تین موٹر سائیکل آگے تھے اور باقی مختلف فاصلوں پر دائیں بائیں چلتے ہوئے ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

ایئر پورٹ سے جماعت کے مرکز مسجد بیت الاسلام اور Peace Village کا فاصلہ تقریباً 26 کلومیٹر ہے۔ جب قافلہ یارک (York) ریجن میں پہنچا (جہاں پیس ویلیج واقع ہے) یہاں کی لوکل پولیس نے ٹریفک سگنلز کو کنٹرول کر کے راستہ کلیئر کیا ہوا تھا۔ یہ پولیس والے بھی قافلہ میں شامل ہو گئے اور حضور انور کی رہائشگاہ تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ) اور اس کے اردگرد ملحقہ آبادی دارالامن (Peace Village) کو اس بستی میں آباد، اس کے مکینوں نے بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے احباب خواتین اور بچے دوپہر سے ہی Peace Village کی مختلف سڑکوں اور راستوں پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے وقت ان کی تعداد آٹھ ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا، ویسٹن نارتھ، ویسٹن ساؤتھ، نارتھ یارک، ہملٹن، سسکاچوان، البرٹا، نوواسکوشیا، مینی ٹوبا اور برٹش کولمبیا کے علاقوں اور صوبوں سے بھی احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔ بعض لوگ بڑے طویل اور لمبے سفر کر کے آئے تھے۔ برٹش کولمبیا سے آنے والے احباب ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کے لئے آنے والے مہمان بھی شامل تھے۔ امریکہ، برطانیہ، جمیکا، بلیز، ایکواڈور، پیراگوئے، بولیویا، ناروے، سویڈن سے احباب جماعت یہاں پہنچے تھے۔ یہ سب احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک نہ ختم ہونے والا ہجوم تھا جو اپنے محبوب آقا کے پُرنور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بے تاب تھا۔

قبل ازیں سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹورانٹو تشریف لائے تھے۔ اب قریباً چار سال بعد حضور انور کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے تھے۔ بہت سے خاندان اور فیملیز ایسی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو براہ راست اپنے انتہائی قریب سے دیکھا تھا۔ ان کا تو ایک ایک لمحہ بے چینی سے گزر رہا تھا۔

پانچ بجکر تین منٹ پر پولیس کے Escort میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی Jane Street سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوئی تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا السلام علیکم حضور، اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ سڑک کے ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین تھیں جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلا کر ان کے سلام اور نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پہنچے اور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو بڑا ایمان افروز روح پرور منظر دیکھنے میں آیا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی جہاں غیر معمولی جوش کے ساتھ خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ وہاں مرد کیا اور خواتین کیا، نوجوانوں، بوڑھوں سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ جو لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے ان کے لئے اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکنا ان کے بس میں نہ تھا۔

حضور انور کی رہائشگاہ سے باہر ایک طرف نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، ریجنل امراء کرام، لوکل امراء اور مبلغین کرام کھڑے تھے۔ ان سب نے اپنے آقا کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر کینیڈا حکومت کی طرف سے وفاقی ممبر آف پارلیمنٹ Deb Schulte، صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن Steven Del Duca صاحب حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

اس کے علاوہ سٹی آف وان (Vaughan) کے میئر Maurizio Bevilacqua صاحب اور پیس ویلیج کے علاقے کی کونسلر Marilyn Lafrate صاحبہ بھی موجود تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ٹورانٹو سٹار، گلوبل نیوز، سی پی 24 (CP24)، اور سی ٹی وی (CTV) کے رپورٹر اور نمائندے موجود تھے اور اپنے ہیلی کاپٹرز کے ذریعہ پیس ویلیج سے براہ راست حضور انور کے استقبال کے نظارہ کی کوریج دے رہے تھے۔ میڈیا کے دو ہیلی کاپٹرز پیس ویلیج کی فضا میں مسلسل چالیس منٹ موجود رہے اور استقبال کے نظارہ کی کوریج دیتے رہے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر آئے۔ اس وقت تک بھی الیکٹرانک میڈیا اپنی کوریج دے رہا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ دار الامن (Ahmadiyya Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔

مسجد بیت الاسلام، مرکزی مشن ہاؤس، ایوان طاہر، جامعہ احمدیہ اور ساری بستی ہی رنگ برنگی روشنیوں سے سجی ہوئی تھی۔ بڑا ہی دلفریب اور دل لبھانے والا منظر تھا۔

اس امن کی بستی میں اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں ایک ہزار سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام خلفائے احمدیت اور جماعت کے بزرگان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایونیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نور الدین کورٹ، ظفر اللہ خان کریسنٹ، عبد السلام سٹریٹ وغیرہ۔

نہایت ہی خوبصورت اور اپنی تعمیر میں منفرد حیثیت کی حامل وسیع و عریض ''مسجد بیت الاسلام'' اور اس کے اردگرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

قریباً پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ''ایوان طاہر'' تشریف لے گئے جو ان دنوں خواتین کے لئے نمازوں کی ادائیگی، اور ان کے دیگر پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام''

تشریف لے آئے۔

ایوانِ طاہر سے مسجد کی طرف آتے ہوئے راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ہر طرف سے حضور! حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک شور برپا تھا۔ ہر کوئی حضور انور کے دیدار سے اور ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ان لوگوں کے لئے یہ خوشی و مسرّت کے لمحات تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے آئے اور کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے احباب سے دریافت فرمایا کہ کیا مسجد میں آخر تک آواز پہنچانے کا سسٹم ٹھیک ہے۔ نماز ظہر و عصر کے وقت آخر تک آواز ٹھیک جارہی تھی؟

اس پر بعض احباب نے بتایا کہ وہ آخر پر بیٹھے تھے اور آواز صاف جارہی تھی۔ اسی طرح باہر لگی ہوئی مارکی میں بھی آواز بالکل صحیح جارہی تھی۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بعض طلباء سامنے بیٹھے ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ آپ کو عربی زبان کون پڑھاتا ہے۔ اس پر طلباء نے بتایا کہ ہمارے استاد سیریا سے ہیں۔ محترم معتز القرق صاحب پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے استاد سے عربی میں بات چیت کیا کرو۔ اچھی طرح عربی سیکھو۔

دو طلباء کے چہرہ کو دیکھ کر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا تم دونوں ممہدہ میں ہو۔ اس پر دونوں نے عرض کیا کہ جی حضور ہم ممہدہ میں ہیں۔

ایک طالب علم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ درجہ اولیٰ میں ہے اور 19 سال عمر ہے۔ اس کی پیدائش سیّد والا ضلع شیخوپورہ پاکستان کی ہے۔

بعد ازاں مبلغ سلسلہ عبدالرشید انور صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ تو اب جامعہ میں پڑھاتے ہیں۔ آپ کی جگہ مانٹریال (Montreal) میں کون ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور وہ باقاعدہ داخلہ لے کر فرنچ زبان سیکھ رہے ہیں۔ انہیں ایک سال ہو چکا ہے اور کسی حد تک انہوں نے زبان سیکھ لی ہے۔

بعد ازاں فرحان اقبال مربی سلسلہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ یہاں پیس ویلج کی جماعت میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ یہاں خطبات جمعہ دیتے ہیں جس پر موصوف نے عرض کیا کہ امیر صاحب کینیڈا جب یہاں موجود نہ ہوں تو پھر میں خطبہ جمعہ دیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے دریافت فرمایا کہ وہ لوگ ہاتھ کھڑا کریں جو گزشتہ تین سال کے دوران کینیڈا آئے ہیں۔ اس پر ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کافی لوگ آئے ہیں۔

ایک دوست نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ کراچی سے آئے ہیں۔ چار بچے ہیں۔ چار سال قبل بیوی آئی تھی۔ ہم اب آئے ہیں۔

کراچی سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں شاہ میر وڑائچ کا بھائی ہوں جسے گزشتہ سال کراچی میں ایک قاتلانہ حملہ میں گولی لگی تھی۔ وہ صحتیاب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندگی عطا فرمائی۔ ہماری ساری فیملی یہاں کینیڈا آ گئی ہے۔ وہاں کراچی میں میں نے یونیورسٹی میں ڈگری کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں داخلہ لینے کی کوشش کرو اور پڑھائی کرو۔ آپ نے مزید تعلیم حاصل کرنی ہے۔

حضور انور نے یہاں پاکستان سے آنے والے نوجوانوں کو اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ آپ یہاں پڑھائی کریں۔ داخلے لیں اور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ وہ پہلے دوبئی (Dubai) میں تھا۔ وہاں سے ایک سال قبل کینیڈا آیا ہوں اور یہاں Medical Information میں ڈگری کی ہے اور اب ماسٹرز کر رہا ہوں۔

ایک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ ساہیوال کے ہیں۔ پہلے وہ اپنی اہلیہ، بیٹی، داماد اور ان کے بچوں کے ساتھ ملائشیا آئے اور پھر وہاں سے اسائیلم کے پراسس کے بعد کینیڈا آئے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ بیوی بیمار ہے۔ پھر دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

سیریا سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ وہ پہلے سیریا سے ہجرت کر کے ترکی آئے اور پھر وہاں سے کینیڈا آئے۔ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے انتظام کے تحت آئے۔ یہاں جماعت نے بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔ اس وقت ہم مسی ساگا (Mississauga) میں مقیم ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ مسی ساگا میں پچاس کے قریب سیرین فیملیز مقیم ہیں۔ موصوف نے بار بار حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے ہر لحاظ سے ہمارا بہت خیال رکھا ہے اور اب تک ہمیں سنبھالا ہوا ہے اور ہمارا خیال رکھ رہے ہیں۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میری والدہ کی کمر میں تکلیف ہے وہ جھک نہیں سکتیں۔ میری والدہ ہم بچوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہیں لیکن انہیں کافی تکلیف ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بچے نے عرض کیا کہ وہ وقف نو ہے اور ہم چار بہن بھائی ہیں۔ حضور انور نے بچے سے پوچھا کہ تم وقف نو ہو تو بڑے ہو کر کیا بننا ہے۔ اس پر بچے نے بتایا کہ سپورٹس! اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم وہ بنو جس کا جماعت کو فائدہ بھی ہو۔ کھیلنے والے تو بہت ہیں۔ ہمیں کام کرنے والے چاہئیں۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

☆☆☆☆☆

کینیڈا کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا میں آمد کا ذکر کیا ہے اور اپنی خبروں اور آرٹیکلز میں کوریج دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ٹورانٹو کینیڈا میں آمد اور میڈیا میں کوریج

روزنامہ اخبار ٹورانٹو سٹار (Toronto Star) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ 57 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3/ اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

احمدی مسلمانوں کے امام کی سوموار کو آمد

دنیا بھر میں مسلمانوں کی سب سے بڑی متحد جماعت کے امام کا امن کا پیغام۔ وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی ملاقات کے ساتھ ساتھ، خلیفہ مغربی کینیڈا کا دورہ بھی فرمائیں گے۔ نیز سوموار کے دن ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب خلیفہ کا احمدیہ ایوینیو پر استقبال کریں گے۔

اسی اخبار نے حضور انور کی آمد کے بعد مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔ اس میں بتایا گیا کہ بہت سے احمدی احباب نے پہلی مرتبہ اپنے امام کو دیکھ کر خاص جذبات کا اظہار کیا۔ پیس ویلج میں بہت

سارے مکانات کو خاص شوق سے سجایا گیا۔ نیز بہت سارے بچے خلیفہ کے استقبال کے موقعہ پر نغمے پڑھ رہے تھے۔ ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ احمدیوں کو دنیا کے مختلف علاقوں میں مذہب کے نام پر تکلیف دی جاتی ہے۔ لیکن کینیڈا جیسے ملک میں ایسا نہیں ہے۔

روزنامہ اخبار میٹرو نیوز (Metro News) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 90 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

مسلمان نوجوان پُر امید ہیں کہ خلیفہ کا دورہ دہشتگردی کی روک میں مُمِد ثابت ہوگا

خلیفہ کا دورہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50 سالہ جشن کے موقع پر ہوگا۔ احمدی نو جوان مختلف تحریکوں کے تحت اپنے علاقوں میں خدمت خلق انجام دیتے رہے ہیں۔ ان میں فوڈ ڈرائیوز اور وقار عمل شامل ہیں۔ نیز احمدی نوجوانوں نے مختلف تحریکات جیسا کہ Meet a Muslim Family اور Fast With A Muslim Friend کے ذریعہ اپنے علاقوں میں امن وسلامتی قائم کی۔

☆☆☆☆☆

[ٹی وی چینل سی پی 24 (CP24) جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 4 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:]

روحانی امام کے استقبال کے لئے مسلمان اکٹھے ہوئے

ایک ماہ کے لئے خلیفہ ٹورانٹو تشریف لائے ہیں۔ دنیا میں خلیفہ کے ایک کروڑ پیروکار ہیں۔ نیز اسلام میں خلیفہ کا مقام بمثل پوپ ہے۔ مسلمانوں کے رہنما امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار دنیا بھر میں کرتے ہیں۔ خلیفہ اپنے ایک ماہ کے دورہ کی ابتدا سہ روزہ جلسہ سالانہ کے ساتھ کر رہے ہیں۔ جلسہ کے اس موقع پر 25 ہزار شاملین کی امید کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز (CBC news online) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ مسلم امام کی آمد پر ہزاروں احمدی احباب جمع

سوموار کے روز ہزاروں احمدی احباب میپل کی ایک مسجد میں جمع ہوئے۔ اس جماعت کی مشرقی کینیڈا سے لے کر مغربی کینیڈا تک 80 جماعتیں قائم ہیں۔ نیز بتایا گیا کہ آج اسلام کو بہت غلط انداز میں دکھایا جا رہا ہے۔ جب کہ اسلام کا دہشتگردی اور بے جا قتال سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ضمن میں جماعت کے احباب حضور انور کو مرزا غلام احمد کے پانچویں خلیفہ اور نبی محمد ﷺ کا زندہ نمونہ مانتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اسلام کا سچا اور امن پسند پیغام پہنچایا ہے۔

☆☆☆☆☆

ٹی وی چینل گلوبل نیوز (Global News) جس کے سامعین کی تعداد 5 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

احمدی احباب اپنے اجتماعات پر نعرے لگاتے ہیں۔ ان میں مختلف نعرے ہوتے ہیں، جن میں اللہ کی شان اور خلیفہ کی سلامتی کی دعا ہوتی ہے۔ کئی ماہ سے خلیفہ کی آمد کی تیاری ہو رہی تھی، گھروں کی سجاوٹ سے لے کر سیکیورٹی کے انتظامات تک۔ جماعت احمدیہ کے احباب دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اخبار کے نمائندہ نے فن لینڈ، سویڈن، اور جمیکا کے احمدیوں سے ملاقات کی۔ نیز ایک بچے نے بتایا کہ ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں تاکہ اپنے خلیفہ کو بتائیں کہ ہم اُن سے کس حد تک محبت رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

روزنامہ اخبار دی انڈو کینیڈین وائس (The Indo-Canadian Voice) جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ کینیڈا کی خلیفہ کے استقبال کی تیاریاں

3 ر اکتوبر 2016ء کو خلیفہ کا بیت الاسلام مسجد میں استقبال کیا جائے گا۔ جہاں ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے خلیفہ کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ خلیفہ کے دورے کا آغاز 3 روزہ جلسہ سالانہ سے ہوگا جس میں 25 ہزار شاملین متوقع ہیں۔

خلیفہ دنیا بھر کے شہرت یافتہ مقامات پر خطاب فرما چکے ہیں جن میں کیپٹل ہل (Capitol Hill)، یو کے ہاؤس آف کامنز (UK House of Commons)، یورپین پارلیمنٹ (European Parliament) شامل ہیں۔ ان خطابات میں خلیفہ نے دنیا بھر میں امن وامان قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

☆☆☆☆☆

ٹی وی چینل سی ٹی وی ٹورانٹو (CTV Toronto) جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 2 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 ر اکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

خلیفہ چار سال کے بعد کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس دفعہ خاص طور پر 50 سالہ جشن تشکر پر تشریف لائے ہیں۔ ایک احمدی نوجوان نے بتایا کہ اسلام کے دیگر مسلمانوں کے پاس کوئی امام نہیں ہے جو لوگوں کو صحیح راستہ دکھائے مگر ان کے پاس یہ امام ہے۔ بہت سارے احمدی مسلمانوں نے اپنے گھروں کو سجایا ہے۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اکتوبر 2016ء)

بقیہ از مکرم مولانا چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب کا مختصر ذکر خیر

شوگر وغیرہ عوارض کی وجہ سے وہاں سے واپس پاکستان آگئے۔ پاکستان میں بھی جماعتی خدمات میں مصروف رہے۔ پھر بیماری بڑھ جانے کی وجہ سے انہیں ریٹائرمنٹ لینی پڑی۔ پھر بھی ربوہ کے محلہ دارالرحمت شرقی میں کوئی نہ کوئی جماعتی خدمت بجا لاتے رہے۔

آپ بہت محنتی، بہت مخلص، بڑے ہمدرد، عبادت گزار، غریبوں کی مدد کرنے والے، نہایت خوش مزاج، دوستوں کے دوست اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے تھے۔ انتخاب خلافت کمیٹی 1982ء کے ممبر تھے۔ اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک میں ایک مثال تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

ان کے تین بیٹے ہیں۔ بڑے بیٹے رحمت عثمان وان، کینیڈا میں ہیں۔ دوسرے نمبر پر فرحت عمران ہیں جو سعودی عرب میں ملازمت کرتے ہیں۔ اور تیسرے بیٹے اطیب رضوان ہیں جو امریکہ میں ہوتے ہیں۔ اپنے والد کی وفات پر تینوں آئے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

کینیڈا کے عرب احباب کے ایمان افروز واقعات کی چند جھلکیاں

مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب، عربک ڈیسک یو کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورہ کینیڈا 2016ء کے دوران دوصد کے قریب احمدی شام سے آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اورانہوں نے پہلے نہ کبھی کسی خلیفہ کو بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی ملاقات کی تھی۔

اس دورہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب عربک ڈیسک یو کے لندن کو بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ اور حضور انور کی خاص شفقت اور نظر عنایت کے طفیل انہیں اپنی آنکھوں سے تائید الٰہی کے نشانات اور برکات خلافت دیکھنے کا موقع ملا۔

آپ نے اس بابرکت دورہ کینیڈا کے دوران وقوع پذیر ہونے والے بعض اموراور عربوں کے چند ایمان افروز واقعات سپردقلم فرمائے ہیں جو ازدیادایمان کے لئے قسط وار ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

ہمیشہ کی طرح حضورانور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا 2016ء کا کینیڈا کا دورہ نہایت کامیاب، ایمان افروز، فتوحات اور نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا۔

مذکورہ حقائق کے علاوہ بھی یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے وہاں پر جماعت کے پچاس سال ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے وہاں پر بعض مساجد کا افتتاح تھا اور تیسرے وہاں پر دوصد کے قریب سیرین احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو بالمشافہ نہیں دیکھا تھا۔

اس دورہ میں اس عاجز کو بھی شفقتِ خاص کے طفیل چند دن صحبتِ امام میں رہ کر اپنی آنکھوں سے نشانات اور برکات دیکھنے کا موقع ملا۔ اس مبارک دورہ کی تفصیلی رپورٹس تو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں چھپ رہی ہیں خاکسار عربوں کے حوالہ سے اس دورہ میں وقوع پذیر ہونے والے بعض امور بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ عرب احباب کون ہیں؟

کینیڈا میں ہجرت کر کے پہنچنے والے یہ سیرین احمدی کون ہیں؟ ان میں سے معمولی تعداد پیدائشی احمدیوں کی بھی ہے، کچھ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد میں بیعت کی تھی جبکہ غالب اکثریت نومبائعین کی ہے جنہوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ خلافت خامسہ میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ سیریا میں جماعت احمدیہ کے مخالف ملکی حالات کے پیش نظر یہ لوگ نہ تو کھل کر اپنی دینی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے تھے، نہ تبلیغ کر سکتے تھے اور نہ ہی انہیں جلسہ یا اجتماع منعقد کرنے کی اجازت تھی۔ یورپ کی کسی بڑی جماعت کے جلسہ میں شرکت کرنے کی خواہش تھی لیکن مالی حالات یورپ کے سفر کے متحمل نہ تھے۔ اگر کسی کے مالی حالات ٹھیک تھے تو ان کے لئے ویزا کا حصول جُوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اس صورت تحال میں اکثر اس خواہش کا اظہار کرتے کہ کاش مرنے سے قبل ایک بار حضور انور سے ملاقات ہوجائے۔

جب انہیں ملکی حالات کی خرابی کے باعث اپنے ملک سے ہجرت کر کے قریبی ممالک میں پناہ لینی پڑی تو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ کسی روز کینیڈا منتقل ہوجائیں گے اور وہاں پر ان کی زندگی کا انمول خواب پورا ہوجائے گا۔

اِس وقت تک کینیڈا شفٹ ہونے والے سیرین احمدیوں کی اکثریت ترکی میں پناہ گزین تھی جب کہ بعض فیملیز غانا یا مصر کی طرف ہجرت کر گئی تھیں اور وہاں سے کینیڈا پہنچی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی خاص شفقت اور عنایت تھی کہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ ان احباب کو کینیڈا منتقل کرنے کی کوشش کی گئی جو کامیاب ٹھہری۔ اس لحاظ سے ان احباب کے دلوں میں اپنے محسن خلیفہ سے ملاقات کا شوق دوچند ہوگیا تھا۔ گزشتہ سال کے دوران یہ احباب کینیڈا پہنچ کر سیٹل ہوچکے تھے۔ پھر جب انہیں خلیفہ وقت کے وہاں تشریف لانے کی اطلاع ملی تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔

آقا کے ورودِ مسعود کے موقع پر جذبات

جس دن حضور انور کا پیس ویلیج میں ورودِ مسعود ہونا تھا اس روز سیریا سے آئے ہوئے ان عربوں کی ایک بڑی تعداد کئی گھنٹے قبل ہی وہاں جمع ہوگئی تھی۔ وہ دن بھی عجیب خوشی کا دن تھا۔ اکثر احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے اپنا گھر اور اپنا وطن چھوڑا، ہم اپنے عزیز واقارب سے جدا ہوئے، ہمارے پیارے ہماری آنکھوں کے سامنے ہم سے بچھڑ گئے، ہم سب کچھ لٹا کر کینیڈا پہنچے تھے، لیکن جب حضور انور یہاں تشریف لائے اور ہماری پہلی نظر آپ پر پڑی تو جیسے درد کو دوا مل گئی، جیسے کسی نے رِستے زخموں پر شفابخش مرہم رکھ دیا ہو۔ پیارے آقا کے رُوئے روشن کی زیارت نے ان کے تمام دکھوں کو بھلا دیا تھا۔

ان عرب احباب نے قصیدہ بھی تیار کیا ہوا تھا اور حضور انور کی آمد کے موقع پر اسے پڑھ کر انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر بہت سے عرب احباب نے اپنے جذبات تحریر کئے کسی نے کہا کہ میرا دل چاہا کہ حضور انور کے دیدار کے وہ چند لحات کاش گھنٹوں اور دنوں میں بدل جائیں اور ہم اس جنت کے مزے اٹھاتے رہیں جس کا احساس ہمیں حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہوا ہے۔

☆ ایک دوست نے لکھا کہ حضور انور کے دیدار سے دلوں کے اندر تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ حضور انور کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا جیسے ہمارے دل ہمارے اختیار میں نہیں رہے۔

☆ ایک بہن نے کہا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں بآواز بلند کہوں کہ اے مسیح پاک کے جانشین اور خلیفہ! میری جان میری اولاد اور میرا سب کچھ آپ پر قربان ہے۔ لیکن شدت جذبات سے میری

آواز میرے گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی۔ میں چاہتی تھی کہ آنکھ جھپکے بغیر حضور انور کو دیکھتی رہوں لیکن آنسوؤں نے میرے ارادوں پر پانی پھیر دیا۔

☆ ان عرب احباب میں ایک دوست ایسے بھی تھے جو کسی بیماری کی بنا پر ایک لمبے عرصہ سے وہیل چیئر پر ہیں۔ ایم ٹی اے کی ٹیم نے ان سے پوچھا کہ حضور انور کے دیدار کے وقت آپ کے جذبات کیا ہوں گے۔ انہوں نے بے ساختہ کہا کہ شاید میں وفور شوق اور خوشی سے وہیل چیئر سے کھڑا ہو کر حضور انور کی طرف چلنا شروع کر دوں گا۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آواز بھرّا گئی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

جلسہ سالانہ کے بارہ میں جذبات

کچھ دنوں کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا منعقد ہونے والا تھا۔ ان عرب احباب کا یہ پہلا موقع تھا کہ کسی خلیفہ کی موجودگی میں کسی جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے تھے۔ ایسے موقعہ پر ان کے جذبات عجیب تھے۔ اس کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

☆ مکرمہ بشریٰ محمد صاحبہ لکھتی ہیں:

میں شام میں تھی تو اکثر اپنے خاوند سے کہتی تھی کہ شاید ہمیں جلسہ کے سفر کے لئے پیسے جمع کرتے کرتے کئی سال لگ جائیں گے پھر بھی نہ جانے ویزا ملے یا نہیں لیکن اللہ نے خاص فضل فرمایا کہ ہم جلد ہی یہاں کینیڈا میں پہنچ گئے، جلسہ میں بھی شریک ہوئے اور پیارے آقا کے رُوئے روشن کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ پھر جب حضور انور عورتوں کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو اس وقت کے جذبات کا لفظوں میں بیان ممکن نہیں ہے۔ اس وقت بے اختیاری کے عالم میں آنسو بہہ رہے تھے۔ ہم بہت کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن جذبات کی ترجمانی کا واحد ذریعہ یہی آنسو تھے جو دل میں موجزن جذبات کی کتھا رقم کر رہے تھے۔

☆ مکرمہ فضیلہ عبداللہ درویش صاحبہ کہتی ہیں:

ہم جلسوں کو ٹی وی پر دیکھتے تھے تو بہت خوش ہوتے تھے لیکن کبھی یہ احساس نہ ہوا تھا کہ ان جلسوں میں بنفس نفیس شرکت کرنے کی ایسی بھی تاثیر ہو سکتی ہے۔ جب میں نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی تو ایک ایسے روحانی احساس اور لذت میں ڈوب گئی جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ ہم حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر از حد شکر گزار ہیں۔ خدا کرے کہ حضور انور بار بار یہاں تشریف لائیں۔

☆ مکرمہ شیریں خباز صاحبہ کہتی ہیں:

ہم کینیڈا میں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ یہ بھی عجیب روحانی تجربہ تھا۔ حضور انور کے خطابات غیر معمولی اہمیت کے حامل تھے اور ہم نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایام جلسہ ہمارے لئے ایام عید تھے۔

☆ مکرمہ تماضر الشریف صاحبہ لکھتی ہیں:

ہمارا یہ پہلا جلسہ تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودگی سے اس کو چار چاند لگ گئے تھے۔ ہم حضور انور کا زنانہ جلسہ گاہ میں بصد شوق انتظار کر رہے تھے کہ اچانک میں سر سے لے کر پاؤں تک کانپ کے رہ گئی کیونکہ اس وقت حضور انور اپنے نورانی چہرہ مبارک کے ساتھ زنانہ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ مجھے یہ صورت حال دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہا۔ جلسہ کے ایام روحانیت سے معمور تھے۔ میرے بچے بھی جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوئے۔

☆ مکرم احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس اسلام میں داخل ہوا ہوں جو سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور میں بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتداء میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

☆ مکرم فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں:

میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میں سراپا حیرت بن کے رہ گیا، کیونکہ یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظامات اور حاضرینِ جلسہ کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔ اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا۔ اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جا کر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھائے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرے، بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اس کا اجر وثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجر وثواب کے برابر ہو گا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

☆ مکرم اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کو دیکھنے کے خواب دیکھ رہے تھے اور جب حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا تو ہمارا یہ دیرینہ خواب پورا ہو گیا۔ آپ تو نورٌ علیٰ نور ہیں۔ ہمارے بچے بھی بہت پرجوش اور جذباتی ہوگئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کے لئے مشتاق تھے۔

☆ مکرم احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں:

جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے۔ اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء ایک جان ہیں۔

☆ مکرم محمد الحاج عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں:

جلسہ سالانہ کے ان ایام کو زندگی بھر بھلایا نہیں جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتی کہ

بچوں کی اچھل کُود کو بھی مدنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا نہایت متأثر کن تھا۔

جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔

☆ **مکرم عبد القادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ:**

میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصًا جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ فجزاهم الله أحسن الجزاء۔

سیرین احمدی احباب کے ساتھ بے مثال محبتوں کا یہ سلسلہ یکطرفہ نہ تھا بلکہ خلیفۂ وقت کی طرف سے انہیں جو پیار مل رہا تھا وہ غیر معمولی اور انمول تھا اور ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ یہ حضور انور کی دعاؤں سے ہی تو موت کے منہ سے نکل کر، بمبارڈمنٹ سے تباہ ہونے والے گھروں کو چھوڑ کر، گولے بارود کی سرزمین میں ایسے راستوں سے گزر کر آئے تھے جہاں قدم قدم پر موت کے پہرے اور جابجا خطرات خیمہ زن تھے۔ لیکن ان کے لئے حضور انور کی توجہ، دعا اور تضرعات خدا کے حضور قبول ہو کر عافیت کا حصار ثابت ہوئی تھیں اور یہ لوگ اپنے ملک سے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ ان میں سے اکثریت کا قیام ترکی میں رہا جہاں انہوں نے تلخ زندگی کے بہت سے رنگ دیکھے اور بار بار پیارے آقا کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہے بالآخر خدا تعالیٰ نے پیارے آقا کی دعاؤں کو سنا اور نہ صرف انہیں اس تنگی اور تنگدستی سے رہائی ملی بلکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں ایسی جگہ لے آیا جہاں یہ حضور انور کی زیارت سے بھی مشرف ہوگئے۔ خلیفہ وقت کی دور سے زیارت اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کے بعد ان کے دلوں میں حضور انور سے ملاقات کی تڑپ عروج پر پہنچ چکی تھی۔

لقائے حبیب اور جذبات

کینیڈا میں ملاقات کی درخواست دینے والے احمدیوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ ایسی صورت حال میں بھی خلیفۂ وقت کی طرف سے خاص شفقت اور محبت ان کے حصہ میں آئی اور حضور انور کے اس دورہ کے دوران ان سب کی فیملی ملاقاتیں ہوگئیں۔ ان میں چند احباب کے خلیفۂ وقت کے ساتھ ملاقات کے بارہ میں تأثرات پیش خدمت ہیں:

☆ **مکرم عبد اللہ درویش صاحب حضور انور سے اپنی ملاقات کے بارہ میں لکھتے ہیں:**

میں نے ایک ہفتہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ حضور انور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ چند روز کے بعد مجھے اطلاع دی گئی کہ میری زندگی کا دیرینہ خواب پورا ہونے والا ہے۔ پھر جب مجھے حضور انور کے ساتھ میری ملاقات کی خبر دی گئی تو مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ اگر یہ خبر دینے والا اس وقت مجھ سے میرا بیٹا بھی مانگ لیتا تو میں اسے دینے سے گریز نہ کرتا۔ الحمد للہ کہ پھر وہ وقت بھی آگیا جب ہماری ملاقات ہوئی تو گو وہ قلیل وقت ایک عجیب کیفیت میں بہت جلد گزر گیا لیکن اس کی یادیں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔ اس ملاقات کے بعد میں اس قدر خوش تھا کہ اسی شام بعض کینیڈین دوست ہمارے گھر آئے اور ہمیں اس قدر خوش دیکھ کر اس کا سبب پوچھا۔ ہم نے بتایا کہ ہماری خوشی کا راز یہ ہے کہ آج ہماری خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوئی ہے تو ان میں سے ایک عورت جو کہ آنکھوں کے ہسپتال میں کام کرتی ہے کہنے لگی کہ میں آپ کے امام کو جانتی ہوں وہ بڑے اچھے اور نیک انسان ہیں۔

☆ **مکرمہ مریم یوسف صاحبہ کہتی ہیں:**

قبل ازیں تو ہم حضور انور کو صرف ٹی وی پر ہی دیکھتے تھے اور حضور انور سے ملاقات ایک خواب تھا جس کی تعبیر یہاں آکر ملی ہے۔ حضور انور سے ملاقات کے وقت میں کچھ نہ بول سکی اور حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھتی رہی جیسے میں کوئی بہت ہی خوبصورت خواب دیکھ رہی ہوں۔ میں بعض امور کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنا چاہتی تھی لیکن میری زبان سے ایک حرف نہ نکل سکا۔ حتی کہ جب حضور انور نے مجھ سے پوچھا کہ تم کینیڈا میں کیا کرتی ہو؟ تب بھی میری زبان لڑکھڑا گئی اور میں کچھ نہ بول سکی۔

پیارے آقا کے یہاں تشریف لانے سے اور آپ کو قریب سے دیکھنے سے ہمارے اندر بہت بڑی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ میری خواہش اور عزم ہے کہ جب میری حضور انور سے اگلی ملاقات ہو تو میں ایک مختلف خادمہ کے رنگ میں آپ کے سامنے آؤں یعنی ایک ایسی کارکن کے طور پر جو ہر طرح سے جماعتی خدمت کے کاموں میں شریک ہونے والی ہو۔

☆ **مکرم مہند شریقی صاحب لکھتے ہیں:**

میں خاصے فربہ جسم کا مالک ہوں لیکن ملاقات والے دن حضور انور کے آفس میں داخل ہوتے ہی میں نے محسوس کیا کہ اپنے بھاری بھرکم جسم کے باوجود میں آسمان کی فضاؤں میں اڑ رہا ہوں۔ میری زندگی کے دو ہی خواب تھے۔ ایک حضور انور سے ملاقات، اور دوسرا حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کرنا۔ اور الحمد للہ کہ اس ملاقات میں یہ دونوں خواب ہی پورے ہوگئے۔

میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے ایک حرف بھی نہ نکل سکا۔ میں نے تو اپنی آنکھ بھی نہیں جھپکی تا ایک لمحہ کے لئے بھی حضور انور میری نظروں سے اوجھل نہ ہوں۔ حضور انور سے ملاقات نے ہمارے اندر بہت سی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور اب اس ملاقات کے بعد اگلی ملاقات کے خواب آنے شروع گئے ہیں کیونکہ پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی زیارت اور آپ کی باتیں سننے سے زیادہ پُرلذّت دنیا میں کوئی مشغلہ نہیں ہے۔

☆ **مکرمہ یاسمین شریف صاحبہ نے ملاقات کے بعد بتایا کہ:**

ہم ان لوگوں کو نگاہِ رشک سے دیکھتے تھے جنہوں نے حضور انور کو دیکھا اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہوتا تھا۔ اب خدا نے اپنا فضل فرمایا اور ہمیں بھی اس شرف سے نواز دیا ہے۔ یہ سراسر خدا کا احسان ہے اور اس نعمتِ عظیمہ کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس رُوئے مبارک کی زیارت ہمارا دیرینہ خواب تھا جو پورا ہوگیا ہے۔ حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تو اس کی برکت کو ہم نے خود محسوس کیا ہے۔ میرا چھوٹا بیٹا گھر آکر کہتا ہے کہ امی مجھے ٹی وی پر حضور لگادیں۔ اسی طرح میری اڑھائی سالہ بیٹی کو ملاقات میں حضور انور کے دستِ مبارک کو چھونے کا شرف حاصل ہوا۔ ملاقات کے بعد جب ہم عورتوں کے ہال میں آئے تو میری بیٹی کہنے لگی کہ امیر المومنین یہاں نہیں ہیں، مجھے حضور کے پاس لے چلیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے بچے خلافت سے اس طرح وابستہ ہوگئے ہیں۔ اور خلیفہ وقت کی محبت ان کے دل میں بیٹھ گئی ہے۔

دستِ شفقت۔۔۔دستِ شفا

☆ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کا یہ بھی اعجاز ہے کہ اس سے ملنے سے اور خلیفہ وقت کی دعا، نظر اور کلمات طیبات بلکہ دست مبارک کے لمس سے اللہ تعالیٰ عجیب وغریب نتائج پیدا فرماتا ہے۔

مکرم فراس شعلان صاحب نے 2010ء میں بیعت کی تھی اور فروری 2016ء میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آ گئے ۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9 اکتوبر 2016ء کو پہلی فیملی ملاقات تھی لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے اور اپنے چھ بچوں کو گھر میں ہی چھوڑ آئے۔ حضور انور نے پوچھا کہ بچوں کو کیوں نہیں لے کر آئے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور میری ایک بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے ۔ ہم نے سوچا کہ یہاں آ کر وہ شور کرے گی اور سب کو ڈسٹرب کرے گی اس لئے سب بچوں کو گھر ہی چھوڑ آئے ہیں۔ حضور انور کے استفسار کے بعد انہیں غلطی کا احساس ہوا۔ یہ فیملی Scarborough میں رہتی ہے۔ حضور انور نے کمال شفقت سے انہیں فرمایا کہ میں نے پرسوں وہاں آنا ہے آپ بچوں کو وہاں لے آئیں اور خصوصًا اس بیمار بچی کو بھی لے کر آئیں۔

چنانچہ Scarborough میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر یہ فیملی وہاں پر موجود تھی۔ حضور انور نے چند لمحے ان کو عطا فرمائے اور بیمار بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا، چاکلیٹ دیا اور دعا دی۔ ملاقات کے بعد مکرم فراس صاحب کی حالت تو نہایت جذباتی تھی۔ وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفۂ وقت خود چل کر ہمارے پاس آیا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔

ملاقات کے بعد خاکسار نے ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا تو اس نے فورًا بتا دیا۔ پھر باری باری اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی۔ ایسے میں بچی کے والد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتا رہی ہے۔

بچی کی والدہ سے بھی پوچھا گیا کہ کیا یہ درست ہے کہ ایسا پہلی بار ہو رہا ہے؟ اس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ اس کی آنکھیں بھی اشکوں سے بھری ہوئی تھیں۔

بچی کی والدہ نے حضور انور کی خدمت میں دورانِ ملاقات ذکر کیا تھا کہ میں نے حضور انور کو رؤیا میں دیکھا تھا اور میں حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کر رہی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کا رؤیا بھی پورا ہو گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

بعد میں بچی کے والد نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات اور پیارے آقا کی دعا کے بعد ہر روز میری بچی کی حالت بہتر سے بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

پیاروں سے پیار کرنے والوں کا ذکر

مکرمہ جنان عنانی صاحبہ آف سیریا نے لقاء مع العرب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں بیعت کی تھی اور ام احمد الاحمد کے نام سے مشہور ہوئی تھیں۔ خلافت سے ان کے عشق اور محبت کا کسی حد تک اندازہ اس مثال سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک بار حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت تھی اور خطبہ جمعہ کے بالکل آخر پر حضور انور کو شدید کھانسی آئی اور چونکہ خطبہ ختم ہو چکا تھا جس کے بعد نماز جمعہ شروع ہو گئی اور لائیو نشریات ختم ہو گئیں۔ اس روز شام تک مکرمہ جنان عنانی صاحبہ کی طرف سے عربک ڈیسک کے ای میل پر تقریبًا دس ای میل آ چکی تھیں جن میں انہوں نے نہایت درد اور الحاح کے ساتھ یہ لکھا تھا کہ براہ کرم مجھے حضور انور کی صحت کے بارہ میں فورًا بتائیں میں اگلے جمعہ تک انتظار نہیں کر سکتی۔

اس مخلص خاتون نے متعدد بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے کے لئے کوشش بھی کی، جس کا اصل مقصد خلیفۂ وقت سے ملاقات تھی، لیکن ویزا نہ لگ سکا۔ پھر شام کے حالات کی خرابی کے بعد یہ ترکی کی طرف ہجرت کر گئیں اور وہاں سے ان کا کینیڈا منتقل ہونے کا پورا انتظام ہو گیا لیکن اچانک انہیں ہڈیوں کے کینسر کا سامنا کرنا پڑا اور چند ہفتوں کی بیماری کے بعد ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ حضور انور نے کمال شفقت سے اس بہن کا ذکر خیر بھی فرمایا اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی تھی۔

اس بہن نے ترکی میں قیام کے دوران عرب احمدی خواتین اور بچوں کی تربیت پر بہت زور دیا۔ انہیں نظام جماعت سکھایا اور ان کے دلوں میں اطاعت کی روح اور خلافت کی محبت پیدا کی۔ اس لئے ترکی کے راستے کینیڈا پہنچنے والی تمام سیرین احمدی خواتین غیر معمولی طور پر ان کے محاسن کا ذکر کرتی ہیں اور ان کی مخلصانہ کاوشوں کو بنظر احسان دیکھتی ہیں۔ اس فدائی اور مخلص خاتون نے اپنا تمام زیور خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کرنے کی وصیت کی تھی اور کینیڈا میں ملاقاتوں کے دوران ان کی بیٹی نے اپنی والدہ کی اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے ان کا زیور حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ترکی کے راستے آنے والی سیرین بہنوں میں سے ایک بہن مکرمہ امیرہ شریف صاحبہ بھی ہیں انہوں نے حضور انور سے ملاقات کے بعد بڑے جذباتی انداز میں بتایا کہ آج حضور انور سے ملاقات کر کے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو گئی۔ پیارے آقا کے سامنے بیٹھ کر بیتی ہوئی گھڑیاں زندگی کا سرمایہ ہیں۔

پھر انہوں نے مکرمہ جنان عنانی صاحبہ کا ذکر چھیڑ لیا اور بتایا کہ آج جب میں ملاقات کے لئے گھر میں تیار ہو رہی تھی تو مجھے جنان عنانی صاحبہ کی یاد آ گئی کیونکہ انہیں حضور انور سے ملاقات کا بے حد اشتیاق تھا لیکن افسوس کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ اس وقت میرے ذہن میں ایک بات آئی اور میں نے فورًا اس پر عمل کیا۔ وہ یہ تھی کہ جنان عنانی صاحبہ اور میرے کپڑوں کا سائز تقریبًا ایک تھا اور ان کے کچھ نئے کپڑے ان کے بچوں کی طرف سے مجھے دیئے گئے تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ آج میں حضور انور سے ملاقات کے لئے جنان عنانی صاحبہ کے کپڑے پہن کر جاؤں گی۔ چنانچہ آج میں انہی کے کپڑے، انہی کا کوٹ اور انہی کا حجاب پہن کر آئی ہوں اور ان کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2 اور 9 دسمبر 2016ء، صفحہ 3)

بقیہ از اعلانات

☆محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ

28 جنوری 2017ء کو محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ لاہور میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ عطیۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم خاور محمود صاحب وان ساؤتھ کی نانی تھیں۔

☆مکرم چوہدری مشتاق احمد کاہلوں صاحب

29 جنوری 2017ء کو مکرم چوہدری مشتاق احمد کاہلوں صاحب کراچی میں 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن ۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو بہنیں محترمہ امۃ العزیز صاحبہ، محترمہ نصیرہ بٹر صاحبہ وینکوور یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، محترمہ امۃ المتین صاحبہ پیس ویلیج ساؤتھ کے چچا اور مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب احمدیہ بک سٹور کینیڈا کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کے اور بھی عزیز واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔

اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پرنئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

آج کل مسجد بیت الرحمت ،سیسکاٹون اور مسجد بیت المبارک ، بریمپٹن زیر تعمیر ہیں ۔ ان کے علاوہ کینیڈا میں نمازوں کے مختلف مراکز کو مساجد نظر آنے والی عمارات میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے ۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئ نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر نیشنل مساجد فنڈ کی اس بابرکت مد میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ رَوحان احمد چیمہ

14 جنوری 2017ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل دو واقفین نو کے بعد ایک اور بیٹے سے مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب و محترمہ عائشہ جمیل صاحبہ، پیس ویلیج سینٹر ویسٹ کو نوازا ہے۔ حضور انور کی اجازت سے اس بچے کا نام ''رَوحان احمد چیمہ'' رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم رَوحان سلمہ مکرم بشارت احمد صاحب واقف زندگی حال لندن کے پوتے اور مکرم جمیل حیدر صاحب پیس ویلیج سینٹر ویسٹ کے نواسے ہیں۔

مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب حفظ القرآن سکول، جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اور محترمہ عائشہ جمیل صاحبہ گرلز حفظ القرآن سکول میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ادارہ اس پُرمسرت موقع پر نومولود کے تمام اعزہ و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

☆ اذان اعظم بیگ

مکرم مدثر اعظم بیگ صاحب اور محترمہ پرنیاں حسینی صاحبہ کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ''اذان اعظم بیگ'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ صحت و سلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے۔ خلافت سے ان کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ

22 جنوری 2017ء کو محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم چوہدری صاحب، پیس ویلیج ایسٹ 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 23 جنوری کو مسجد بیت الاسلام میں نمازِ عشاء کے بعد ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 24 جنوری کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے دعا کروائی۔

مرحومہ نیک، صالح، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، خلافت اور نظام جماعت سے گہری محبت رکھتی تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے مکرم محمد ریحان ندیم صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ مبارکہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب پیس ویلیج ایسٹ، محترمہ طاہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد ساہی صاحب وان اور محترمہ صادقہ بی بی صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

25 جنوری 2017ء کو محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مرحوم، ٹورانٹو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ محترم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسس ساگا نے 27 جنوری کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے، چار بیٹیاں اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ، محترمہ فرزانہ وحید صاحبہ، ونڈسر، محترمہ رضوانہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود اقبال مسعود صاحب، ٹورانٹو، محترمہ فرحانہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ساجد احمد صاحب، مسس ساگا کی والدہ اور مکرم عبدالکریم جنجوعہ صاحب، مسس ساگا کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ

2 فروری 2017ء کو محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب مرحوم، احمدیہ ابوڈ آف پیس 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 3 فروری کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مرحومہ کی خوبیوں اور جماعتی خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 4 فروری کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ نماز جنازہ اور قبرستان میں شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

مرحومہ نیک، صالح، خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیر خواہ، غریب پرور، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والی، دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے گہری محبت رکھتی تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم منظور احمد حسین صاحب بریمپٹن، مکرم مقبول احمد حسین صاحب، ٹورانٹو اور دو بیٹیاں محترمہ عطیۃ الوہاب حسین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدوس چوہدری صاحب بریمپٹن اور محترمہ امۃ الغفور خان صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب بریڈفورڈ کے علاوہ والدہ محترمہ نور بیگم صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم مولانا چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب

2 فروری 2017ء کو مکرم مولانا چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب سابق مربی سلسلہ، وان ایسٹ 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ لمبا عرصہ سیرالیون اور ربوہ میں خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ بہت محنتی، مخلص، ہمدرد، عبادت گزار، غریب پرور اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے تھے۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے شدید سردی کی وجہ سے 7 فروری کو ساڑھے سات بجے ایوان طاہر میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 8 فروری کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے موقع پر دیگر دوستوں کے ساتھ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء نے بھی شرکت کی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اور تین بیٹے مکرم رحمت عثمان چوہدری صاحب وان ایسٹ، مکرم فرحت عمران، سعودی عرب اور مکرم طیب رضوان چوہدری صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ

3 فروری 2017ء کو محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم محمد علی صاحب بریمپٹن 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسس ساگا نے 5 فروری کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 6 فروری کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مشتاق احمد صاحب بریمپٹن اور ایک بیٹی شمیم اختر صاحبہ پاکستان میں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے 27 جنوری 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم چوہدری محمد خاں صاحب

22 دسمبر 2016ء کو مکرم محمد خاں صاحب لاہور 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ مکرم نصیر طارق صاحب بریمپٹن حلقہ کیلیڈن کے والد تھے۔

☆ محترمہ میمونہ شریف صاحبہ

24 دسمبر 2016ء کو محترمہ میمونہ شریف صاحبہ اہلیہ مکرم سیف اللہ مہار صاحب نارووال 27 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، محترمہ فضیلت مسعود مہار صاحبہ وان ایسٹ اور محترمہ امۃ القیوم ملہی صاحبہ پیس ویلج ایسٹ کی بھتیجی تھیں۔

☆ محترمہ ساجدہ محبوب صاحبہ

4 جنوری 2017ء کو محترمہ ساجدہ محبوب صاحبہ لندن یوکے 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حضور انور نے 12 جنوری 2017ء کو نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ نے پسماندگان نے تین بیٹے اور ایک بیٹی محترمہ ماریہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد کھوکھر صاحب، ہارٹ لیک بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم طلحہ معین خاں صاحب

5 جنوری 2017ء کو مکرم طلحہ معین خاں صاحب کیلگری میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم فیصل شیروانی صاحب وان کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ ڈاکٹر لبنیٰ اعجاز صاحبہ

8 جنوری 2017ء کو محترمہ ڈاکٹر لبنیٰ اعجاز صاحبہ امریکہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترمہ یاسمین اعجاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم وان کی ساس تھیں۔

☆ مکرم عبدالحیٔ رانجھا صاحب

18 جنوری 2017ء کو مکرم عبدالحیٔ رانجھا صاحب امریکہ میں 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) فضل رحیم فیضی صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے چچازاد بھائی تھے۔

☆ مکرم غلام نبی صاحب

24 جنوری 2017ء کو مکرم غلام نبی صاحب ربوہ میں 95 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم، مکرم عبدالعزیز صاحب صدر وان ایسٹ کے خسر تھے۔

☆ محترمہ سلیم اختر صاحبہ

23 جنوری 2017ء کو محترمہ سلیم اختر صاحبہ ملتان 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

26 جنوری 2017ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ کو لجنہ اماء اللہ ضلع ملتان میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ محترمہ فرزانہ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم خاور بشیر صاحب پیس ویلج اور محترمہ عمرانہ یوسف صاحبہ پیس ویلج، محترمہ فرحانہ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب احمدی ایڈمنٹن اور محترمہ بشریٰ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد ناصر صاحب ایڈمنٹن کی والدہ تھیں۔

مرحومہ مکرم خاور بشیر صاحب AMJ Inc.Finance & Adminitrativ eCoordinator کی ساس تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 3 فروری 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم پروفیسر ملک حمید الدین ناصر صاحب

14 جنوری 2017ء کو مکرم پروفیسر ملک حمید الدین ناصر صاحب 74 سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2017ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم، مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان مؤلف اصحاب احمدؑ کے صاحبزادے تھے۔ آپ غانا اور نائجیریا میں احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں ریاضی پڑھاتے رہے۔

نہایت شریف النفس، خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے اور فدائی احمدی تھے۔ آپ بہت محنتی تھے۔ چندوں کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جماعت میں کثرت سے بچوں کو ریاضی پڑھانے کی توفیق ملی۔ غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ ''احمدیہ بلٹن'' لندن میں اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ، ایک بیٹا مکرم عمران ملک صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ رفعت ملک صاحبہ اہلیہ مکرم آفتاب ملک صاحب اور محترمہ فرحت ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ایرک احمد صاحب، لندن یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ملک رشید الدین صاحب اور مکرم ملک بشیر الدین صاحب مارکھم کے بھائی تھے۔ مرحوم کے اور بھی اعزہ و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم محمد نذیر صاحب

28 جنوری 2017ء کو مکرم محمد نذیر صاحب گوجرانوالہ میں 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم، مکرم بشیر احمد صاحب ویسٹن ازلنگٹن کے چچا تھے۔

(باقی صفحہ 25)